رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

فی پرچہ ۱/

قیمت پیشگی سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... محصول ... بنام منیجر الفضل

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

جلد ۱۵	مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۲۸ء	یوم جمعہ	مطابق ۶ شوال ۱۳۴۶ھ	نمبر ۷۶/۷۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

۲۳ مارچ حضرت خلیفۃ المسیح نے ختم قرآن کے موقعہ پر مسجد اقصیٰ میں سورۃ الناس کا درس دیا۔ اور دعا فرمائی مفصل اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ ۲۴ کو عید الفطر ہوئی۔ نماز عید ساڑھے نو بجے کے قریب حضرت مسیح موعودؑ کے باغ میں پڑھی گئی۔ نماز پڑھنے کیلئے جگہ کوتاہی سے ایسے مقام پر بنائی گئی۔ جہاں شہد کی مکھیوں کے چھتے لگے ہوئے تھے۔ اس لئے دوران خطبہ میں بہت بے لطفی پیدا ہوئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو باغ سے باہر نکل کر کھلے کھیتوں میں خطبہ پڑھنا پڑا۔ جہاں بہت سا مجمع ہوگیا تھا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ یادگار خطبہ ہے۔ اور اس یورپین مصنف کا قول یاد دلاتا ہے جس نے رسول کریم صلعم کی صداقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ میں حیران رہ جاتا ہوں جب یہ دیکھتا ہوں کہ ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں جس کا نام مسجد رکھا گیا ہے۔ فرش زمین پر بیٹھے ہوئے چند افراد دنیا کو فتح کرنے کے مشورے کر رہے ہیں۔ یہ خطبہ انشاء اللہ اگلے پرچہ میں شائع ہوگا۔

جناب حافظ روشن علی صاحب، شیخ محمد یوسف صاحب، اور مولوی اللہ دتہ صاحب (دہلی)۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر، اور مولوی ظہور حسین صاحب جموں کے جلسوں میں شرکت کیلئے گئے۔

ایران میں ایک احمدی مبلغ کی شہادت

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب شہزادہ عبد المجید خاں صاحب لدھانوی جو ہماری جماعت کے نہایت نیک نفس۔ متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ اور سنہ ۱۹۲۴ء سے ایران میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ چند یوم بیمار رہ کر یکم رمضان کو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جناب شہزادہ صاحب کے فوت ہونے کی اطلاع حال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بذریعہ خطوط پہنچی ہے۔ حضور نے ۲۳ مارچ کا خطبہ جمعہ ان کی وفات کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جو اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔ اور بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھی۔

شہزادہ صاحب کے سے انسان کی وفات ہمارے لئے بہت بڑے رنج اور صدمہ کا باعث ہے۔ لیکن ان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے جو شہادت کا درجہ نصیب ہوا ہے۔ وہ قابل رشک ہے۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور خصوصیت سے ان کے مدارج کی ترقی کے لئے دعا کریں۔

روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں انسان موت سے بچ سکے۔ اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ (۴-۸۰) اور کوئی ایسی ذی روح ہستی نہیں ... موت نہ آئے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ (۵۵-۲۶) لیکن مبارک ہے وہ انسان جسے خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے موت ... رشک ہے وہ ہستی جسے میدان جہاد میں شہادت نصیب ہو۔ شہزادہ صاحب مرحوم کو ایسی ہی مبارک موت نصیب ... تعالےٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے مدارج بلند کرے۔ اور ان جیسا پاکباز اور سرفروش بننے کی ہم ... توفیق بخشے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

احمدیہ جماعت کے مرکز قادیان میں جس مدرسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینی اغراض اور مقاصد کے ماتحت رکھی تھی۔ اور جس کی طرف احباب نے اس قدر توجہ فرمائی۔ کہ نہایت عالی شان عمارت مدرسہ و بورڈنگ تعمیر کرائی جس میں تعلیم پانے والوں کی تعلیم و تربیت کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ خاص طور پر ہو رہی ہے۔ چنانچہ باوجود کثرت مشاغل و مہمات دینیہ کے حضور نے بچوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر ایک انجمن انصار اللہ قائم فرمائی ہے۔ جس کے ممبروں کو حضور اپنی خاص ہدایات و نصائح سے مستفیض فرماتے ہیں۔ پھر ہمارے واجب التعظیم محترم حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو حضور نے خاص طور پر صیغہ تعلیم و تربیت کا ناظر مقرر فرما کر مدرسہ کی اصلاح کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔ جو مدرسہ کو مزید ترقی کی راہ پر لانے کے لئے شب و روز کوشاں ہیں۔ اس مدرسہ کی طرف افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ احباب نے ابھی پوری توجہ نہیں فرمائی۔ اس میں کم از کم ایک ہزار طالب علم چاہیئے تھا۔ مگر اس وقت سوا پانسو کے قریب پڑھتے ہیں۔

مانا کہ آپ کے قرب و جوار میں بہت کثرت سے لوئر مڈل اپر مڈل اور نزدیک کے قصبات میں ہائی سکول بھی کھل گئے ہیں مگر خدارا غور فرمائیں۔ کیا وہ سکول اس مقدس بستی کے مرکزی سکول سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ جہاں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات۔ دروس قرآن کریم اور دیگر نصائح سے مستفیض ہونے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ جہاں اکابر سلسلہ عالیہ و بزرگان ملت کی صحبت سے ایسا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جو ان تمام زہروں کے اثر کو رد کرتا ہے۔ جو دوسرے مقامات کی ہواؤں میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ جہاں محبوب کی پیاری گلیوں میں پھر کر اور آئے دن کی فتوحات کے مناظر دیکھ کر بچوں میں ایسا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو ان کی آئندہ زندگی میں احمدیت کی شان کو ظاہر کر سکتا ہے۔ جہاں کہ معلموں کا بیشتر حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فیض صحبت سے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے تربیت یافتہ ہے۔ اور جو ظاہری علوم میں اور تجربہ میں دوسرے سکولوں کے سٹاف سے کم نہیں۔ اور جن کے دل میں درد ہے۔ کہ ہمارے بچے جسمانی۔ ذہنی اخلاقی اور روحانی ترقی صحیح معنوں میں کریں۔

بے شک گھر کی نسبت یہاں اخراجات کچھ زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر کیا اس غرض کی خاطر کہ ہماری آنے والی نسلیں ہم سے زیادہ جوش رکھنے والی اور کام کرنے والی ہوں [illegible] کی ضرورت نہیں۔ دوسرے بورڈنگوں کی نسبت خرچ بھی چنداں زیادہ نہیں۔ مدرسہ کی فیس سرکاری مدارس سے ایک چوتھائی کم ہے۔ دس فیصدی کے حساب سے پوری یا نصف فیس بھی شرائط کے ماتحت معاف کی جاتی ہے۔ اور آپ کے جمع کردہ فنڈز کے مطابق غربا اور کم استطاعت والوں کے لئے انجمن وظیفہ یا قرضہ حسنہ کا بھی انتظام کرتی ہے۔ کھانے کا خرچ درجہ بدرجہ ہے۔ جو ۔ ۔ ۔ اور ۔ ۔ ۔ تک ہو جاتا ہے۔ باقی اخراجات جتنے آپ پسند فرمائیں۔ اتنے کئے جاتے ہیں۔

سابقہ تجربات کی بنا پر نئے سال کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ہر ایک سرپرست اپنے بچے کے متعلق ضروری ہدایات دیدے۔ اخراجات کی حد بندی کر دے۔ پھر اس کے مطابق سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ سے عدم تعمیل کی صورت میں مطالبہ کرے۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہو تو ہیڈ ماسٹر افسر مدرسہ کے پاس رپورٹ کی جائے۔ انشاء اللہ اصلاح کی طرف پوری توجہ کی جائیگی۔ مگر ضرورت ہے کہ آپ اس مدرسہ کو اپنے بچوں سے بھر دیں۔ تاکہ وہ اغراض پوری ہو سکیں۔ جو اس کے مرکز میں بنانے کی تھیں۔

جماعت بندی ۲ اپریل کو ہو گی۔ اور جلدی کام نئے سال کا شروع کر دیا جائے گا۔ میں احباب کی خدمت میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اپنے بچوں کو جلد بھیجدیں۔ تاکہ بعد میں آنے سے تعلیم میں ہرج نہ ہو۔

خاکسار:۔ عبداللہ خاں بھٹی۔ بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

مجلس مشاورت کے نمائندوں کیلئے اعلان

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے ہر ایک جماعت کے نمائندے لازمی طور پر آنے چاہئیں۔ نمائندوں کا انتخاب ان اصول اور طریقوں پر کیا جائے جو زیر عنوان نمائندگان کے انتخاب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات الفضل مورخہ ۹ مارچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

نمائندگان کے نہ آنے سے مشوروں کو نقصان پہنچتا ہے اور مجلس مشاورت کی غرض فوت ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب سے باہر کی جماعتیں یعنی جماعتہائے بنگال۔ بہار اڑیسہ۔ آسام یو۔ پی ممالک متوسط۔ اضلاع متحدہ۔ راجپوتانہ۔ سندھ۔ بمبئی۔ حیدر آباد دکن۔ میسور۔ مدراس۔ بلوچستان اور صوبہ سرحد خاص طور پر اس طرف توجہ دیں۔

خاکسار یوسف علی سیکرٹری مجلس مشاورت

اخبار احمدیہ

قرآن کریم کا درس

حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کوٹ سرائے نورنگ ضلع بنوں میں خاکسار نے قرآن شریف کا درس دینا شروع کر دیا ہے۔ جس میں غیر احمدی اور ہندو بھی بشوق سے شامل ہوتے ہیں۔ احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کار خیر میں میرا معین و ناصر ہو۔ آمین

خان کابلی احمدی کوٹ سرائے نورنگ ضلع بنوں

۲:۔ حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ فیض اللہ چک میں حافظ نور محمد صاحب نے درس قرآن کریم شروع کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس بھی ہوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خاکسار عظیم اللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ فیض اللہ چک

۳۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے ماتحت جماعت احمدیہ سامانہ میں درس قرآن کریم و درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری ہو گیا ہے۔ جس میں احباب شوق سے شامل ہوتے ہیں۔

۴۔ جماعت احمدیہ محمود پور ملحقہ سامانہ میں بھی بعد از نماز مغرب روزانہ درس قرآن کریم شروع کر دیا گیا ہے۔

فضل الرحمٰن احمدی سامانوی۔

درخواست دعا

جناب میرزا معظم بیگ صاحب دفتر ایجنسی میں ایک پوسٹ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

میرے ایک عزیز مختلف عوارض میں آئے دن مبتلا رہتے ہیں۔ اور اب تو یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ دوا باعث تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب دعا صحت فرمائیں۔

برادرم مولوی غلام احمد صاحب اول مدرس کی ترقی و کامیابی اور فلاح دارین کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کے جملہ مقاصد دینی و دنیوی میں کامیابی کے لئے بصدق دل دعا فرماویں۔

خاکسار محی الدین احمدی آف کشمیر۔

۲۔ میں اپنی محکمانہ ترقی کے لئے کوشش کر رہا ہوں احباب کرام سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اللہ تعالیٰ کے حضور دردِ دل سے میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار غلام محمد اختر پشاور صدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۲۸ء

مجلس مشاورت میں شمولیت

جیسا کہ متعدد بار اعلان ہو چکا ہے۔ مجلس مشاورت ۲۸؁ء ۶ اپریل بروز جمعہ بعد نماز جمعہ شروع ہو کر ۸ اپریل کو ختم ہوگی مشاورت کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت کے متعلق اس سے زیادہ کیا کہا جا سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی کامل اور عارف ہستی کو بھی خدا تعالےٰ نے شاورھم فی الامر کہکر مشورہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور آپ اہم امور میں اپنے خدام سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی اکمل ترین ذات مجلس شوریٰ منعقد فرمایا کرتی تھی۔ تو پھر احمدی جماعت جس کے سامنے وہ عظیم الشان کام ہے۔ جس کے مقابلہ میں تمام دنیا پر حکومت کرنا بھی کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ اور پھر اس قدر پرشان و شوکت کام کے ساتھ دنیا کی تمام اقوام نہ صرف یہ کہ اسے ناکام رکھنے کی کوشش میں ہیں۔ بلکہ بالکل تباہ و برباد کر دینے پر تلی ہوئی ہیں۔ جس کے راستہ میں شیطان اپنی پوری طاقت کے ساتھ روکیں پیدا کر رہا ہے۔ مگر باوجود ان حالات کے جماعت احمدیہ کا عزم یہ ہے۔ کہ تمام دنیا سے فسق و فجور اور فساد و شر کو مٹا کر تقوےٰ اللہ اور امن قائم کرے۔ اور جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر اس لئے جمع کی گئی ہے۔ کہ بندگان خدا کو ظلمت سے نکالکر نور کی طرف لائے۔ اور گم کردگان راہ ہدایت کو سلامتی کے راستہ پر چلائے۔ اللہ تعالےٰ کی مخلوق کو شیطان کی غلامی سے آزاد کر کے خدا تعالےٰ کے ساتھ ان کو وابستہ کر دے۔ اور جس کا کام روحانی مریضوں اور ایسے مریضوں کو شفا دینا ہے۔ جن کو باوجود مہلک مرض میں مبتلا ہونے کے اس امر کا کوئی احساس ہی نہیں کہ وہ خطرہ میں ہیں۔ بلکہ الٹا اپنے معالج کو ہر ممکن نقصان پہنچانے اور آزار دینے کی فکر میں ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ جماعت جس کے سامنے ایسا مہتم بالشان پروگرام ہے۔ اگر مشاورت سے غفلت برتے۔ اور اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو اسے کس قدر نقصان پہونچ سکتا ہے۔ احباب جماعت کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی روحانی تربیت اور دینی تعلیم کی خاطر جلسہ سالانہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح جماعت کے کام کو باقاعدہ اور ایک نظام کے ماتحت چلانے کے لئے اور باہمی مشورہ سے کام کو زیادہ مؤثر اور باضابطہ بنانے نیز افراد جماعت میں صحیح آزادی رائے کا احساس پیدا کرنے اور ان کی نظم و نسق کے متعلق تربیت کرنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کی بنیاد رکھی ہے۔ جو کہ جماعت اور سلسلہ کے لئے ان عظیم الشان برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد سعادت مہد سے حاصل ہو رہی ہیں۔ اور جن پر جماعت کی آئندہ ترقی اور برتری کی بنیاد ہے۔

پس اس اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کا فرض ہے کہ مجلس مشاورت کو ہر طرح کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ اور تمام احمدیہ جماعتیں اس میں شمولیت کے لئے بہترین نمائندے منتخب کر کے بھیجیں۔ جو ہر معاملہ پر سنجیدگی اور متانت سے مفید رائے دینے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور ہر معاملہ کے اچھے و برے پہلوؤں پر کامل غور و خوض کے بعد اظہار خیالات کر سکیں۔ اور اپنی جماعت میں اتنا اثر اور رسوخ رکھتے ہوں۔ کہ مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت جو فیصلے ہوں۔ ان کا نفاذ اپنی جماعت میں بہترین صورت میں کر سکیں۔

پس اپنے پروگرام کی نوعیت اور کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات نہایت ضروری ہے۔ کہ تمام جماعتیں مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے نمائندے منتخب کر کے بھیجیں۔ مگر اس سے بھی بڑھکر ضروری امر یہ ہے۔ کہ نمائندے ایسے ہوں۔ جو صحیح معنوں میں نمائندہ کہلانے کے مستحق ہوں۔ اور اس کے لئے کوشش کی جائے۔ کہ جماعت میں سے بہترین اور لائق ترین افراد بھیجے جائیں اور جو اصحاب نمائندے منتخب ہوں۔ انہیں جہاں جائز طور پر اس بات پر فخر کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے قائم مقام بن کر اس مجلس شوریٰ میں شامل ہونگے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے غور و خوض ک

اور جس کی قیادت وہ پاک اور مقدس انسان کرے گا۔ جسے خدا تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ انسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین مقرر فرمایا۔ اور جسے حسن و احسان میں آپ کا نظیر قرار دیا ہے۔ وہاں اپنے فرائض کی گراں باری کا بھی اچھی طرح احساس ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جماعت کا قائم مقام ہونے کی وجہ سے ان کا یہی فرض نہ ہوگا۔ کہ ان اہم امور کی سرانجام دہی میں بہترین نمونہ پیش کریں۔ جو مجلس مشاورت میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشا کے ماتحت طے ہوں۔ بلکہ یہ بھی ہوگا۔ کہ اپنی ساری جماعت کو ان پر عمل کرائیں۔

اس فرض کو پوری طرح سمجھتے ہوئے جماعتوں کے نمائندوں کو آنا چاہیئے۔ اور مشورہ طلب امور کے متعلق اپنی جماعت اور اپنے علاقہ کے لحاظ سے پوری پوری واقفیت حاصل کر کے آنا چاہیئے۔

امید ہے۔ کہ احباب ان ضروری امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس مشاورت کو ایسا ہی کامیاب اور شاندار بنانے کی کوشش کرینگے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشا ہے اور جس کا اظہار حضور مجلس مشاورت کے گذشتہ اجلاسوں میں کئی بار فرما چکے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی "مرآۃ الحقیقت"

جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کی پرانی اردو اور فارسی نظموں کے متعلق "پیغام صلح" نے نہ صرف خود فتنہ پیدا کرنا چاہا۔ بلکہ دوسرے اخبارات کو بھی مغالطہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کی۔ ان اخبارات کو تو یہ پٹی پڑھائی۔ کہ شاہ کابل کے متعلق بعض نظمیں اس وقت لکھی اور شائع کی گئی ہیں۔ جبکہ وہ سیاحت یورپ میں مصروف ہیں۔ اور خود اس کے علاوہ یہ بھی لکھا کہ

"ہماری جماعت کی سب سے بڑی ہستی جن کے نام نامی اور خدمات اسلامی سے ہر مسلمان واقف ہے۔ یعنی حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بے اندازہ اور بے نقط گالیاں دی ہیں"

حالانکہ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق جو کچھ کہا گیا تھا۔ نہ وہ گالیاں تھیں۔ اور نہ اب کہا گیا تھا۔ بلکہ وہ بھی پرانی باتیں تھیں۔ لیکن "پیغام صلح" نے اس قدر دیدہ دلیری سے کام لیا کہ گورنمنٹ تک سے ان نظموں کے خلاف "مؤثر کارروائی" کرنے کا مطالبہ کیا۔

[illegible] ہیں ہماری نظر سے غیر مبایعین کے کتب خانہ کی فہرست [illegible] جس میں مولوی محمد علی صاحب کی کتاب "مرآۃ الحقیقت"

کا اعلان حسب ذیل الفاظ میں درج ہے۔

"میاں محمود احمد صاحب کی کتاب حقیقۃ الامر کے جواب میں یہ رسالہ تصنیف کیا گیا ہے۔ جس میں محمودی مغالطہ اندازیوں اور اصل عقائد کی ہو بہو تصویر کھینچی گئی ہے"

یہ وہ کتاب ہے۔ جس میں خود مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف نہایت غیر مہذب اور ناشائستہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور جن کے خلاف ہم نے اسی وقت صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ جب یہ کتاب شائع کی گئی تھی۔

جو لوگ ایسی دل آزار اور شر انگیز کتابوں کی اشاعت ابھی تک کر رہے ہوں۔ اور ان کا اعلان ایسے غیر مہذب طریق پر کرتے ہوں۔ انہیں پرانی نظموں کے خلاف شور مچانے کا کیا حق ہو سکتا ہے۔ کیا "پیغام صلح" اپنے فریق کی "سب سے بڑی ہستی" کی ایسی دل آزار کتاب کے خلاف آواز اٹھائیگا۔

چوبی کابلی مل کے خونین واقعہ کا انجام

گذشتہ سال چوہٹی کابلی مل لاہور میں بیچارے بے گناہ نہتے اور بے خبر مسلمانوں پر جو مسجد سے نماز پڑھکر نکل رہے تھے جو ظالمانہ حملہ ہوا تھا۔ اور جس کی وجہ سے ۱۰ سکھوں پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ ان میں سے پانچ کو تو عدالت سشن نے بری کر دیا تھا۔ اور بقیہ پانچ میں سے ایک کو عمر قید اور چار کو سات سات سال قید کی سزا دی تھی۔ ہائیکورٹ میں گورنمنٹ کی طرف سے اضافہ سزا اور ملزموں کی طرف سے بریت کے لئے اپیل پیش ہوئی۔ ہائی کورٹ کے بنچ نے جو جسٹس فورڈ اور جسٹس کولڈ سٹریم پر مشتمل تھا۔ سوائے ایک شخص کے جسے عدالت سشن نے عمر قید کی سزا دی تھی۔ اسکی قید کو بحال رکھتے ہوئے باقی چاروں کو بری کر دیا۔

چار بے گناہ مسلمانوں کے ظالمانہ اور سفاکانہ قتل کے مقدمہ کا یہ انجام نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور ہائیکورٹ کے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ محکمہ تفتیش نے اس معاملہ میں اپنی قابلیت اور سرگرمی کا وہ ثبوت نہیں دیا۔ جس کی اس سے توقع کی جا سکتی ہے۔ غضب خدا کا چار مسلمان لاہور کے سے شہر میں نہایت آباد مقام پر قتل کر دئے جاتے ہیں مگر مجرموں کا کوئی پتہ نہیں چلتا اور قاتلوں میں سے کوئی ایک بھی کیفر کردار کو نہیں پہونچتا۔

اس موقعہ پر ہم کسی اور کے بارے میں کچھ کہنے کی بجائے مسلمانوں کے متعلق ہی اپنے رنج و افسوس کا اظہار کر[illegible] جن میں نہ کوئی تنظیم ہے۔ اور نہ اپنی حفاظت کا کوئی [illegible]

اگر مسلمانوں میں تنظیم ہوتی۔ اور نماز پڑھکر نکلنے والے اپنے ہاتھوں میں کم از کم لاٹھیاں ہی رکھتے۔ تو ممکن نہ تھا۔ کہ ان میں سے چار آدمیوں کو خاک و خون میں سلانے والے اس طرح آسانی سے روپوش ہو جاتے۔ اور پھر ان کا کوئی سراغ نہ چلتا۔

کاش مسلمان اس قسم کے روح فرسا واقعات سے ہی سبق حاصل کریں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی تجویز کے مطابق ہر جگہ اپنی تنظیمی کمیٹیاں بنائیں۔ جو دکھ سکھ کے موقعہ پر مسلمانوں میں انتظام قائم رکھ سکیں۔ پھر جو لوگ گورنمنٹ کے قانون کے ماتحت تلوار رکھ سکتے ہیں۔ وہ اپنی حفاظت کے لئے تلواریں خرید لیں۔ اور جو ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے ہاتھ میں لاٹھی ضرور رکھیں۔

موضع اُدل کا فساد

علاقہ آگرہ۔ متھرا۔ بھرت پور وغیرہ جس میں شدھی کا سیلاب آیا۔ اور لاکھوں ملکانوں کو بہا کر لے گیا۔ وہاں کے مسلمانوں کی نہایت ہی عبرتناک اور روح فرسا حالت ہم نے تو اپنی آنکھوں دیکھی ہے۔ لیکن دوسرے لوگ اس کا اندازہ اس تازہ واقعہ سے لگا سکتے ہیں۔ جو ضلع متھرا کے ایک گاؤں اُدل میں رونما ہوا ہے۔ ان بیانات سے قطع نظر کرتے ہوئے جو مسلمان اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ اور جن میں اس گاؤں کے مسلمانوں کی تباہی و بربادی کی نہایت جانگداز تصویر کھینچی گئی ہے۔ اور اپنے مبلغ علاقہ ملکانہ کی رپورٹ کو بھی چھوڑتے ہوئے جس میں مسلمانوں کا جانی اور مالی نقصان بہت زیادہ بیان کیا گیا ہے متھرا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اعلان میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہی کافی ہے۔ اس سرکاری اعلان میں مذکور ہے۔ کہ نہ صرف اس گاؤں کے ہندوؤں نے بلکہ ارد گرد کے دیہات کے ہندوؤں نے اکٹھے ہو کر مسلمانوں پر حملہ کیا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ایک ہندو عورت مسلمان ہو کر ایک مسلمان کے ساتھ رہتی تھی۔ جسے حاصل کرنے میں ہندو سرکاری عدالت سے ناکام ہو چکے تھے۔ لڑائی دو تین گھنٹہ تک جاری رہی جس میں ۲۰ مسلمان زخمی ہوئے۔ اور ایک ہلاک ہو گیا۔ جس کے ہاں عورت رہتی تھی۔ اس کا گھر لوٹ لیا گیا اور مال و اسباب خورد برد کر دیا گیا۔

دراصل یہ فساد شدھی کی وجہ سے ہندوؤں کے بڑھے ہوئے حوصلے اور مسلمانوں کی مفلوک الحالی کا نتیجہ ہے۔ وہ ہندو جو سینکڑوں اور ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں ملکانوں کو مرتد کر چکے ہیں۔ وہ اتنا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمان [illegible] کسی عورت کو بھی مسلمان بنا سکیں۔

ان حالات میں سخت ضرورت ہے۔ کہ مسلمان مبلغین [illegible]

اس علاقہ کے مسلمانوں کو نہ صرف ہندوؤں سے مرعوب ہونے دیں۔ بلکہ تبلیغ اسلام کو پوری تندہی اور کوشش سے جاری رکھیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی وہ تمام انجمنیں جنہوں نے اپنے آدمی اس علاقہ میں بھیجے تھے۔ پیش آمدہ مشکلات اور تکالیف سے گھبرا کر اپنے آدمیوں کو واپس بلا چکی ہیں۔ اور اب صرف احمدی مبلغ ہی ہیں۔ جو کام کر رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان کی کوششوں کے اہم نتائج نکل رہے ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں نو گاؤں کے ۱۴۰ عورتوں اور مردوں نے ارتداد سے توبہ کی ہے۔

سوراجیہ حکومت کیسی ہوگی

اسمبلی کے ایک تازہ اجلاس میں ایک مسلمان ممبر نے گورنمنٹ کو اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی۔ کہ چونکہ کسٹم سروسز (محکمہ چنگی) میں مسلمانوں کی نمائندگی بالکل ناکافی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس سے زیادہ ملازمتیں ملنی چاہئیں۔ مسلمان ممبر کی یہ درخواست ہندوؤں کے لئے سخت تکلیف دہ ثابت ہوئی۔ مگر اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس تکلیف کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان کے ہاتھوں سے چند ملازمتیں چھین کر مسلمانوں کو دینے کی درخواست کی گئی تھی بلکہ اس صدمہ کا باعث یہ تھا۔ کہ یہ مطالبہ مسلمانوں کے دلوں میں ہندوستان کی متحدہ قومیت کے احساس کے فقدان پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہندوؤں کی لغت میں قومیت کا صحیح مفہوم یہی ہے۔ کہ تمام حقوق پر ہندو متصرف رہیں۔ اور جو اس پر جائز نکتہ چینی کرے۔ وہ غدار وطن سمجھا جائے۔ اسی دلی رنج و افسوس کا اظہار ہندوستان کو آزاد دیکھنے کے لئے ایک بیقرار دل رکھنے والے اور ہندوستان میں قومیت کی روح پھونکنے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے ڈاکٹر مونجے صاحب نے بدیں الفاظ فرمایا۔

"گورنمنٹ سروسز میں فرقہ وارانہ اصول کو داخل کرنا نہایت غلط ہے گورنمنٹ برطانیہ جس طرح بھی چاہے۔ نوکریوں کے ٹکڑے تقسیم کر سکتی ہے لیکن ہماری سوراجیہ گورنمنٹ میں سروسز کے اندر فرقہ پرستی کو دخل حاصل نہیں ہوگا"

ہمیں تو ڈاکٹر مونجے اور ہندو قوم پر پہلے ہی یہ بدظنی کبھی نہیں تھی کہ وہ سوراجیہ حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں کو بھی کچھ حقوق دینے کی غلطی کا ارتکاب کرکے "سروسز کے اندر فرقہ پرستی کو داخل کرینگے۔ لیکن وہ لوگ جو ابھی تک اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ان کو بھی ڈاکٹر صاحب موصوف کے مندرجہ بالا الفاظ دیکھکر اس غلط خیال کو اپنے دل سے فوراً نکال دینا چاہیئے۔

وہ لوگ جو ایک طرف تو ہندوؤں سے اتحاد کی خاطر تبلیغ اسلام ترک کرنے اور دوسری طرف کمیشن اور حکومت کا بائیکاٹ کرنیکے مشورے دے رہے ہیں۔ وہ بھی ان الفاظ کو پڑھکر سوچیں۔ کہ ان کی امید [illegible]

ختم قرآن کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

تفسیر سورۃ الناس

جناب حافظ روشن علی صاحب نے رمضان المبارک میں قرآن کریم کا جو درس دینا شروع فرمایا تھا۔ وہ ۲۲ مارچ کو ختم ہوا۔ اور آخری سورہ کا درس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر دیا۔ اس کے بعد تمام مجمع سمیت قبلہ رو بیٹھکر دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر نہ صرف مقامی مردوں عورتوں اور بچوں کا بہت بڑا مجمع مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ بلکہ بیرونی احباب بھی دور دراز مقامات سے تشریف لائے تھے۔ دعا قریباً ۲۰ منٹ تک ہوتی رہی خشیت اللہ اور رجوع الی اللہ کا نہایت پر اثر منظر تھا۔ بہت سے احباب کی آنکھیں تفیض من الدمع کا نظارہ پیش کر رہی۔ اور سینے جوش گریہ کی وجہ سے ہنڈیا کی طرح ابل رہے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الناس کی تفسیر میں حسب ذیل تقریر فرمائی۔

سچ اور جھوٹ

کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ سچائی ہمیشہ خشیت اللہ کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور جھوٹ ہمیشہ دعویٰ میں بڑھتا جاتا ہے۔ جتنا کوئی آدمی خدا تعالےٰ کا خوف کرنے والا اور سچائی پر قائم رہنے والا ہوگا۔ اپنے اعمال اور کام کے متعلق دعویٰ کرنے اور اپنی کوشش اور سعی پر توکل کرنے سے دریغ کریگا۔ اور جتنا کوئی شخص جھوٹ میں بڑھتا جائیگا۔ اور صداقت سے دور ہوتا جائیگا۔ اپنے دعووں پر اعتقاد کرنے اور خدا تعالےٰ کا توکل کرنے میں بڑھتا جائیگا۔ چنانچہ جتنے لوگ خدا تعالیٰ سے دور ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے

جوش اور دعویٰ کی حالت میں

کہا کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے گویا ساری خدائی ان کے قبضہ میں ہوتی ہے۔ وہ جس طرح کہیں اسی طرح ہوگا۔ وہ شخص جس نے

خدا تعالےٰ کا جلال

کبھی دیکھا نہیں ہوتا۔ وہ جسے خدا تعالےٰ کی کچھ خبر نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ جسے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مذہب کیا چیز ہے اور مذہب کی غرض کیا ہوتی ہے۔ وہ تو کہتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ میں فلاں بات کبھی نہیں مان سکتا۔ مگر وہ جس نے خدا تعالےٰ کے جلال کو دیکھا ہوتا ہے۔ جس نے خدا تعالےٰ کا کلام خود سنا ہوتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ اور جو دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ ہم کفر کو نہیں مان سکتے۔ مگر وہی ہوگا جو

خدا کی مرضی

ہو۔ یعنی بے شک ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ ہم کفر اختیار نہ کریں۔ مگر خدا تعالےٰ غنی بھی ہے۔ ہم اس کے غنا سے ڈرتے ہیں۔ کہ سچائی سے محروم نہ ہو جائیں۔

غرض سچا انسان خدا تعالےٰ پر توکل رکھنے والا انسان صداقت پر قائم ہونے والا انسان۔ - - - - - - -

.... استغفار اور اعوذ کی طرف مائل رہتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کو دیکھو اس کی ابتدا میں بھی استغفار رکھا گیا ہے۔ گو اس کے ابتدا میں اعوذ لکھا ہوا نہیں ہے۔ مگر قرآن میں موجود ہے۔ فاذا قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم (۱۶-۱۰۰) کہ

جب قرآن پڑھو

تو اعوذ پڑھ لیا کرو۔ اور اعوذ اپنے اندر استغفار بھی رکھتا ہے اور ساتھ ہی اس میں استعاذہ بھی پایا جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب میرا خیال تھا۔ کہ اعوذ اپنے اثرات کے لحاظ سے دوسری دعاؤں سے کمزور ہے۔ مگر رؤیا میں مجھے بتایا گیا۔ کہ دوسری بہت سی دعاؤں سے یہ دعا بہت زیادہ طاقت رکھتی ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں۔ اس میں اعوذ بھی ہے۔ کیونکہ اس میں

شیطان سے پناہ

مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور شیطان کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اس کا میرے نیک بندوں پر تسلط نہیں ہوتا۔ پس جب کوئی یہ کہتا ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ تو اس وقت اپنے گناہ گار ہونے کا بھی اعتراف کر لیتا ہے۔ انسان کے گناہ گار ہونے کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں ایک تو اپنی ذات کے متعلق گناہ اور دوسرا دوسروں کے متعلق گناہ۔ اگر انسان اپنے

گناہ گار ہونے کا اقرار

کرتا ہے۔ تو کہتا ہے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم الٰہی شیطان کا تسلط مجھ پر ہو رہا ہے۔ میں اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ کوئی کہے کہ نبی پر تو شیطان کا تسلط نہیں ہو سکتا۔ مگر رسول کریم بھی اعوذ پڑھا کرتے تھے۔ یا نہیں۔ آپ کیوں پڑھتے تھے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ وہ اپنے متعلق نہیں پڑھتے تھے۔ ان کے ذمہ

دوسروں کی جانیں

تھیں۔ ان کے لئے پڑھتے۔ اور خدا تعالےٰ سے کہتے ان کو شیطان کے اثر سے بچا۔ ان پر شیطان جو حملہ کرتا ہے۔ اسے ہٹا۔ نبی کو اپنے ملنے والوں کا اسی طرح فکر ہوتا ہے جس طرح گلہ بان کو اپنی بھیڑوں کا۔ بعض اوقات گلہ بان اپنی جان کی حفاظت بھیڑئے سے نہیں کریگا۔ اور اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال دیگا۔ مگر بھیڑوں کے بچانے کی کوشش کریگا۔ اسی طرح

نبی کی حالت

ہوتی ہے۔ وہ اعوذ اسی لئے پڑھتا ہے۔ کہ جو بھیڑیں اس کے سپرد کی گئی ہیں۔ وہ شیطان کے خطرہ سے بچ جائیں۔ کیونکہ وہ خود تو شیطان کے خطرہ میں نہیں ہوتا۔ مگر وہ بھیڑیں ضرور خطرہ میں ہوتی ہیں۔ پس نبی اعوذ اس لئے پڑھتا ہے۔ کہ شیطان کا اس پر جو بالواسطہ حملہ ہو رہا ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ کیونکہ نبی کی امت پر حملہ نبی پر ہی حملہ ہوتا ہے۔

غرض قرآن کی ابتدا میں بھی اعوذ رکھی گئی ہے۔ اور آخر میں بھی۔ اور یہ اس بات کی علامت ہے۔ کہ قرآن اس منبع سے نازل ہوا ہے جہاں

خشیت الٰہی کے دریا

بہ رہے ہیں۔ اور اس کا مورد بھی خشیت اللہ سے بھرا ہوا ہے۔

قرآن کریم کے ابتدا اور آخر میں

اعوذ کے نازل ہونے کی وجہ

یہ ہے۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ کا کلام سب سے بڑھکر رحمت اور فضل کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح سب سے بڑھکر عذاب اور غضب کا بھی موجب ہوتا ہے۔ دیکھو ہماری جماعت میں ہی کتنی

مدعی نبوت

کھڑے ہو گئے۔ میں ان میں سے سوائے ایک کے سب کے متعلق یہ خیال رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے نزدیک جھوٹ نہیں بولتے۔ واقعہ میں ابتدا میں انہیں الہام ہوئے۔ اور کوئی تعجب نہیں اب بھی ہوتے ہوں۔ مگر نقص یہ ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے الہاموں کو سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ ان میں سے بعض سے مجھے [illegible] واقفیت ہے۔ اور میں گواہی دے سکتا ہوں۔ کہ [illegible] ان میں پایا جاتا تھا خشیت اللہ پائی جاتی تھی۔

آگے خدا تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ کہ میرا یہ خیال کہاں تک درست ہے۔ مگر ابتدا میں ان کی حالت مخلصانہ تھی۔ ان کے الہاموں کا ایک حصہ خدائی الہاموں کا تھا۔ مگر نقص یہ ہوگیا کہ انہوں نے

الہاموں کی حکمت

کو نہ سمجھا۔ اور ٹھوکر کھا گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک آدمی یہاں آیا۔ جو احمدی تھا۔ کہنے لگا مجھے الہام ہوتے ہیں۔ کہ تو موسیٰ ہے۔ ابراہیم ہے۔ محمد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یہ بتاؤ۔ جب تمہیں موسیٰ کہا جاتا ہے۔ تو اس قسم کے نشان بھی دئے جاتے ہیں۔ جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دئے گئے تھے۔ یا جب ابراہیم کہا جاتا ہے۔ تو کیا حضرت ابراہیم کی طرز کا کلام اور برکات بھی دئے جاتے ہیں۔ یا جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہا جاتا ہے۔ تو جیسے معارف اور لطائف روحانی آپ کو دئے گئے۔ وہ تمہیں بھی دئے جاتے ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ دیا تو کچھ نہیں جاتا۔ صرف کہا ہی جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دیکھو

خدا کسی سے مخول نہیں کیا کرتا

وہ جب کسی کو کوئی نام دیتا ہے۔ تو اس کے برکات بھی ساتھ دیتا ہے۔ تمہیں جو الہام ہوتے ہیں۔ ان کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو یہ کہ وہ کلام کسی اور کے لئے نازل ہوتا ہے۔ جسے تم بھی سن لیتے ہو۔ اور غلطی سے اس کا مخاطب اپنے آپ کو سمجھ لیتے ہو۔ یا پھر یہ خدا کا کلام نہیں۔ شیطان کا کلام ہے۔ جو تمہیں دھوکہ دے رہا ہے دیتا تو کچھ نہیں۔ مگر کہتا ہے۔ تم یہ بن گئے۔ وہ بن گئے۔ گویا وہ تمہیں وہ بات کہتا ہے۔ جو تم میں پائی نہیں جاتی۔ تو اعوذ اس لئے رکھا گیا۔ کہ

کلام الٰہی

جہاں روحانی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ وہاں ٹھوکر کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ بسا اوقات کلام کسی اور کے لئے نازل ہو رہا ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ میرے لئے ہے۔ اور اس طرح ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ بسا اوقات خدا تعالےٰ اپنی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اس قسم کا کلام نازل کرتا ہے۔ جس میں اس کا خطاب اس کی اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ مثلاً کہتا ہے۔ انا اللہ۔ اس کلام کو سن کر ایک عقلمند اور خدا تعالےٰ کی خشیت رکھنے والا انسان تو سمجھیگا۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے۔

میں خدا ہوں

لیکن جس کے اندر کبر اور غرور ہوگا۔ وہ سمجھ لیگا۔ میں خدا ہوگیا ہوں منصور کو الہام ہوا تھا۔ انا الحق اس میں خدا تعالےٰ نے بتایا تھا۔ قائم رہنے والی ذات صرف میری ہی ہے۔ اور ... تعلقات کو دوام حاصل ہے۔ مگر نادانوں نے سمجھ[illegible] آپ کو خدا کہہ رہا ہے۔ آخر اسے پکڑ کر سولی پر لٹکا دیا گیا۔ اور اس طرح ثابت ہوگیا۔ کہ انا الحق خدا ہی کی ذات حق یعنی قائم رہنے والی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

چونکہ قرآن بھی ٹھوکر کا موجب ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس کے

ابتدا اور آخر میں اعوذ

کو رکھا۔ اس سے ایک اور نکتہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جب قرآن بھی ٹھوکر کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور اس ٹھوکر سے بچنے کے لئے خدا تعالےٰ نے اعوذ رکھا ہے۔ تو کسی کے اپنے الہام اس کے لئے کیوں ٹھوکر کا موجب نہیں ہو سکتے۔

یہ تو مختصر طور پر اعوذ کی حکمت میں نے بیان کی ہے اب اس سورۃ کے متعلق مختصراً بیان کرتا ہوں۔ جو اس وقت میں نے پڑھی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ

اے وہ بندے جسے اب قرآن پڑھنا نصیب ہوا ہے۔ پھر وہی نہیں۔ بلکہ وہ جسے قرآن شروع سے لیکر اخیر تک ختم کرنا نصیب ہوا ہے باوجود اس کے کہ تجھے میرا کلام پڑھنا اور ختم کرنا نصیب ہوا ہے۔ پھر بھی تو یہ نہ سمجھ کہ تو شیطان کے پنجہ سے محفوظ ہوگیا ہے بالکل ممکن ہے کہ رب العالمین خدا کو دیکھکر اور اس کی اس صفت کا اپنے آپ کو مورد پاکر تو ٹھوکر کھا جائے۔ خدا کے فضل ہر انسان پر ہر گھڑی نازل ہو رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جب قرآن پڑھکر خدا کے فضلوں کی طرف تیری توجہ ہو۔ اور اس وقت خدا کی ربوبیت تیرے لئے ظاہر ہو۔ تو تو گھمنڈ میں آجائے۔ اور اس طرح ٹھوکر کھا جائے۔ یاد رکھ خدا رب الناس ہے۔ اس کے فیوض کنچنی پر بھی نازل ہوتے ہیں۔ تجھ پر اگر کوئی فضل نازل ہوتا ہے۔ تو اس وجہ سے کوئی گھمنڈ نہ کر اور ٹھوکر نہ کھا۔ بلکہ سمجھ کہ جب تیرے دل میں خدا کی برکت اور فیض حاصل کرنے کی تڑپ پیدا ہوئی تو خدا نے اپنی

صفت ربوبیت کے ماتحت

تجھ پر اسی طرح کوئی بات نازل کردی جس طرح کتے کے آگے روٹی ڈالی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس وقت تک تیرے اندر پوری پاکیزگی نہ پیدا ہوئی ہو۔ پس اس وقت تجھے یہ کہنا چاہیئے۔ میں اس خدا سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو سب کا رب ہے۔ اور کہتا ہوں۔ اے خدا جب تو میری حالت ناقص ہونے کی وجہ سے مجھ پر ناقص نعمتیں نازل کرتا ہے اور اس طرح ہمیشہ کے لئے نیک انجام ہونا مشکل ہے۔ اس لئے تجھ سے ہی التجا کرتا ہوں۔ کہ تو مجھ پر

حقیقی رحمتیں

نازل فرما۔ اور ہر قسم کی ٹھوکروں سے بچا۔

مَلِکِ النَّاسِ

کوئی تو قرآن پڑھنے والا ایسا ہوتا ہے جس کے اندر ایمان ابھی پوری طرح داخل نہیں ہوا ہوتا۔ مگر ایک ایسا ہوتا ہے۔ کہ جب قرآن ختم کرتا ہے۔ تو اس وقت اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ کے نوکروں اور خادموں میں شامل ہو جاتا ہے گویا اتنی نیکی اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ سرکاری افسر جس طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح کا درجہ اسے مل جاتا ہے۔ یا رعایا کا بادشاہ کے ساتھ جو تعلق ہوتا ہے۔ وہ اسے حاصل ہو جاتا ہے اس کی عام حالت نہیں رہتی۔ عام حالت تو یہ ہوتی ہے۔ کہ جب کوئی بادشاہ صدقہ وخیرات کرتا ہے۔ تو اپنی رعایا کو ہی نہیں بلکہ دیگر ممالک کے لوگوں کی بھی امداد کرتا ہے۔ مثلاً جب روس میں قحط پڑا۔ تو انگریزوں نے ان لوگوں کی امداد کے لئے روپیہ بھیجا۔ غرض کبھی انسان پر اتنے فیوض نازل ہو جاتے ہیں قرآن پڑھکر۔ کہ اس کا خدا تعالےٰ سے وہی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ جو رعایا کا بادشاہ سے ہوتا ہے۔ اس وقت اس پر

ربوبیت سے بڑھکر فیض

نازل ہونے لگ جاتے ہیں۔ اس وقت بھی ٹھوکر کا خطرہ ہوتا ہی اس لئے فرمایا کہو ملک الناس۔ اے خدا یہ کبھی نہ ہو کہ جب مجھ پر تیرے ایسے فضل نازل ہوں۔ جیسے رعایا پر بادشاہ کے ہوتے ہیں۔ تو اس وقت میں یہ سمجھ لوں۔ کہ میں بھی کچھ بن گیا ہوں اور اس طرح تجھ سے دور ہو جاؤں۔ کوئی بادشاہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی رعایا باغی ہو جائے۔ اس لئے میں تجھ سے ہی پناہ مانگتا ہوں۔ کہ مجھے باغی ہونے سے بچانا۔

اِلٰہِ النَّاسِ

پھر بادشاہ اور رعایا کے تعلقات محدود ہوتے ہیں۔ بہ نسبت خالق ومخلوق کے تعلقات کے

خالق ومخلوق کے تعلقات

غیر محدود ہوتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم کا پڑھنے والا اللہ تعالےٰ کے عباد میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس وقت دوسروں کی نسبت اس پر فیض زیادہ نازل ہونے لگتے ہیں۔ اس وقت بسا اوقات وہ سمجھتا ہے۔ میں بہت بڑا انسان ہوگیا ہوں۔ اس وجہ سے اس تعلیم سے روگرداں ہو جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ اسے یہ درجہ ملا تھا۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ دعا سکھائی۔ کہ ممکن ہے قرآن پڑھ کر تم اتنے قریب پہنچ جاؤ کہ خدا کے عبد بن جاؤ۔ اور

عبد اللہ کہلاؤ

مگر اس وقت خیال پیدا ہو۔ کہ ہم بہت بڑے بن گئے ہیں اس لئے

دعا مانگو۔ کہ الٰہی ہم تجھے معبودیت کا ہی واسطہ دے کر کہتے ہیں۔ کہ اس وقت تجھ سے روگرداں نہ ہو جائیں۔ ہمیں اپنے عبد ہی بنائے رکھنا۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

کن باتوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ (۱) قسم قسم کے خیالات سے جو دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ کہ مجھے یہ برکت مل گئی۔ وہ برکت مل گئی۔ یہاں مخاطب مومن ہیں۔ کافر نہیں۔ کیونکہ خدا مومن کو ہی ملتا ہے۔ کافر کو نہیں ملتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں۔ اعوذ پڑھو۔ تو مومن سے کہتے ہیں۔ کافر سے نہیں کہتے۔ کیونکہ فیوض اور برکات مومن کو ہی حاصل ہوتے ہیں۔ حق کا لفظ اسی لئے رکھا۔ تاکہ بتایا جائے کہ یہاں

مومن مراد ہیں

کافر نہیں۔ اور ابتلا مومن کو ہی آجاتے ہیں۔ کافر اگر قرآن پڑھیگا تو اسے وہی کچھ نظر آئیگا۔ جو اس کے دل میں ہوگا۔ پنڈت دیانند نے بسم اللہ سے لیکر والناس تک اعتراض ہی اعتراض کئے ہیں۔ انہیں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آئی۔ ایسے شخص کو کب ضرورت ہوگی۔ کہ اعوذ پڑھے۔ اعوذ تو مومن ہی پڑھیگا۔ تو فرمایا۔ کہو میں ایسے وسوسوں سے یا وسوسے ڈالنے والوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو خناس ہیں۔

خناس کے معنے

ہیں۔ جو وسوسے ڈال کر آپ پیچھے رہے۔ یا کسی چیز پر پردہ ڈالدے۔ پس یا تو باہر سے وسوسہ ڈالنے والا ہوتا ہے۔ بات کہی اور خود ہٹ گئے۔ یا کبھی اپنے دل سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے حق چھپ جاتا ہے۔ اس دعا میں بندہ خدا تعالیٰ کو یہ عرض کرتا ہے۔ کہ میں ان دونوں قسم کے وسوسوں سے بچنا چاہتا ہوں۔

اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ

وہ خناس جو قلوب میں شبہ ڈالتا ہے۔ خواہ اندر کا ہو یا باہر کا اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ باہر کا خناس کان کے ذریعہ وسوسہ ڈالتا ہے۔ اور اندر کا قلب کے ذریعہ

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

یہ وسوسہ ڈالنے والا کبھی پوشیدہ ہوتا ہے۔ اور کبھی نظر آتا ہے دونوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

اعوذ میں جو حکمت رکھی گئی ہے۔ اسی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو ٹھوکر لگی۔ اس کے مرتد ہونے کا باعث یہی تھا۔ کہ اس نے سمجھا۔ احمدیوں میں سے میں نے ہی قرآن کی تفسیر لکھی ہے۔ اور میرا درجہ سب سے بڑھ گیا ہے۔ پھر وہ اس حد کو پہنچ گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنے لگا۔ ایک طرف تو وہ آپ کو مسیح موعود کہتا۔ اور دوسری طرف اعتراض کرتا۔

بات یہ ہے کہ ہمیشہ

نیکی اور تقوےٰ پہ قائم رہنے کیلئے

خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے رہنا چاہیئے۔

میں اس وقت دعا مانگونگا۔ جو احباب یہاں بیٹھے ہیں۔ انہیں میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ان میں سے ہر ایک اپنے لئے تو دعا مانگیگا ہی۔ جس امر کو بھلا دیا جاتا ہے۔ وہ اسلام کی اشاعت خدا تعالیٰ کا جلال اور اعلاء کلمۃ اللہ ہے۔ کوئی کہے خدا کو اپنے دین کی آپ فکر ہوگی۔ وہ اعلائے کلمۃ اللہ کا آپ انتظام کریگا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گو خدا تعالیٰ کا جلال کامل ہے۔ اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور نہ بندوں کی کوششوں سے اس میں کوئی اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے اسے کوئی فکر نہیں۔ وہ مستغنی ہے مگر اس کا جلال ظاہر ہو۔ اس کے جلال کے ظاہر ہونے کی ہم کو ضرورت ہے۔ تاکہ

ہم اور ہماری اولادیں

اس کے جلال کو دیکھنے سے محروم نہ رہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے جلال کے اظہار اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے اور پھر اس مقدس وجود کے لئے جس کے ذریعہ صداقت نازل ہوئی۔ اور پھر جس کے ذریعہ اس زمانہ میں پھیلی۔ ان کے مدارج کی ترقی کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ اور یہ دعا بھی دراصل اپنے لئے ہی دعا ہوگی۔ کیونکہ ان کے مدارج میں ترقی ہوگی تو ان کے غلاموں کے مدارج میں بھی ترقی ہوگی۔ اسی طرح

اپنی جماعت کے افراد کے لئے

جو قسم قسم کے دکھوں اور مصیبتوں میں پڑے ہیں۔ دعا کرنی چاہئیے۔ پس انسان کو دعا کرتے وقت اپنے لئے ہی نہیں اپنے بھائیوں کے لئے بھی کرنی چاہیئے۔ پھر دعا کرتے وقت اپنے لئے

روحانی درجہ

میں ترقی کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ بہت لوگ ہیں۔ جو دنیوی معاملات کے لئے تو دعا کرتے ہیں۔ مگر روحانی مدارج کے حصول کے لئے نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کہ دنیوی حسنات کے علاوہ اخروی حسنات کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔

پھر ان کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ جن سے

تازہ فیوض

حاصل ہوئے ہیں۔ حافظ روشن علی صاحب کیلئے دعا کی جائے جنہوں نے رمضان میں قرآن سنایا۔ جو لوگ ان کے درس میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ ان پر تو ان کا احسان ہے ہی جو نہیں شامل ہو سکے ان پر بھی ہے۔ کہ آج ان کے قرآن ختم کرنے پر ہی دعا کے لئے یہ موقعہ حاصل ہوا ہے۔ پھر وہ جنہوں نے حافظ صاحب کی صحت کی [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی حسب ذیل تحریر حضور کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے ہمارے پاس برائے اشاعت پہونچی ہے۔

"میں نے ڈاکٹر محمد عمر صاحب کی کتاب سیرۃ النبی کی جلد ثالث پر تنقیدی نظر پڑھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں نہایت عمدگی سے مولوی محمد سلیمان صاحب ندوی کی بعض ایسی غلطیوں کو جو اصول سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور جن کا اثر نہایت ہی برا اسلامی افکار کی ترقی پر پڑ سکتا ہے۔ ظاہر کیا ہے اور بتایا ہے کہ اسلامی تعلیم کے خلاف ارواح کے واپس آنے معراج اور نبوت کی حقیقت اور اسی قسم کے امور مذکورہ بالا کتاب میں بیان ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے صرف ان کی تردید کی ہے۔ بلکہ مختصر طور پر ان امور کے متعلق اسلامی تعلیم کو بیان کر کے بتایا ہے کہ ایک احمدی جسے تبلیغی مشاغل اسے دینی کتب کے وسیع مطالعہ کا موقعہ نہیں دیتے۔ دوسروں کے مقابلہ میں حقائق اسلام کے سمجھنے اور ان کے بہترین وجوہ بیان کرنے پر بہت اچھی طرح قادر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی محنت کو بار آور کرے۔ اور انہیں اس خدمت اسلامی کی جزا دے احباب اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد

کتاب کی قیمت ۸ ہے۔ اور جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب پی ایم ایس بجنور سے مل سکتی ہے۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتحان

نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کا امتحان جون ۱۹۲۸ء میں ہوگا۔ اور اس میں زیادہ سے زیادہ احباب کو شامل ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق بعض دوستوں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ چونکہ بہت سے احباب آنحضرت صلعم کی سیرت اور احسانات کے متعلق جون میں لیکچر دیں گے۔ اور اس کے لئے خاصی تیاری کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے امتحان کتب دو ماہ پیچھے ڈالدیا جائے۔ اس کے متعلق میں احباب سے مشورہ چاہتا ہوں۔ کہ کیا کیا جاوے۔ امتحان کتب پہلے سے ہی کافی التوا میں پڑ چکا ہے۔ لیکن دوسری طرف جو روک بیان کی گئی ہے۔ وہ بھی قابل لحاظ ہے۔

[illegible]ر احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

قربانی کے بغیر ترقی ناممکن ہے

ایران میں شہزادہ عبدالمجید خاں افغان کی شہادت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ - مارچ ۱۹۲۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں کوئی ترقی یا کامیابی بغیر قربانی کے نہیں ہوسکتی۔ اور جو قومیں قربانی کرنے کے لئے طیار نہیں ہوتیں۔ وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھا کرتیں۔ مسلمانوں کو میں دیکھتا ہوں۔ ان میں جوش بھی ہوتا ہے۔ کام کرنے والے آدمی بھی ہوتے ہیں۔ اور ان کے ارادے بھی نیک ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ ان میں

قربانی کی عادت

نہیں۔ اس لئے ہر میدان میں دوسری قوموں سے پیچھے ہیں۔ اسی ملک کے رہنے والے ہندو ہیں۔ ان میں یہ وصف موجود ہے کہ وہ ذاتی فوائد کو قومی فوائد پر قربان کر دیتے ہیں۔ اس لئے باوجودیکہ وہ بھی اسی ملک کے باشندے ہیں۔ عزت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر مسلمان ایسا نہیں کرتے۔ وہ اپنے ذاتی فوائد کو قوم کی خاطر قربان کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔ جتنے کہ ان میں جو ٹرے درد رکھنے والے مسلمان ہونگے۔ وہ بھی کوئی کام کرنے سے پہلے یہ دیکھیں گے۔ کہ اس میں ہمارا تو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اگر انہیں اپنا کوئی نقصان نظر نہ آئے گا۔ تو وہ کام کر دیں گے۔ اور کئی تو ایسے ہیں۔ کہ ان کا اپنا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ ان کے فوائد کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ مگر پھر بھی دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ کسی کی مدد کریں۔ بل...

بڑے کاموں کے لئے بڑی قربانی

کی ضرورت ہوتی ہے۔ قوموں کا بنانا۔ اور ترقی کرنا تو بڑی چیز ہے معمولی عمارت کا بنانا بھی بڑا کام ہوتا ہے۔ ایک ایک عمارت پر کئی کئی کروڑ روپے خرچ آجاتے ہیں۔ نئی دہلی کے لئے ۱۱ کروڑ روپیہ خرچ کا اندازہ کیا گیا تھا۔ مگر اب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ خرچ بڑھ جائے گا۔ گیارہ کروڑ کے قریب خرچ ہوچکا ہے۔ مگر ابھی وہ نامکمل ہے۔ اور اندازہ ہے۔ کہ ۲۰ - ۳۰ کروڑ کم از کم اور اس پر خرچ آئے گا۔ یہ صرف سرکاری دفاتر اور سڑکوں وغیرہ کا خرچ ہے۔ لوگ اپنے مکان خود بنوائیں گے۔ تو یہ ایک شہر کے بسانے کا خرچ ہے اور وہ بھی آدمیوں کا نہیں۔ بلکہ اینٹوں اور چونے کا۔ جو چودہ پندرہ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ پھر قومیں جو یہ کہیں۔ کہ ہم نے شہر نہیں بسانا زندہ قوم نہیں پیدا کرنی۔ زندہ ملک نہیں آباد کرنا۔ بلکہ

زندہ دنیا

پیدا کرنی ہے۔ ان کے لئے کیسی قربانی کی ضرورت ہے۔

تاریخوں میں لکھتے ہیں۔ شاہجہاں بادشاہ کی بیوی تاج محل جس کا روضہ مشہور ہے۔ اس نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں مری ہوں اور میرا اس قسم کا مقبرہ بنا ہے۔ ملکہ نے اپنا یہ خواب بادشاہ کے سامنے بیان کیا بادشاہ نے بڑے بڑے انجنیر بلائے اور ان کو خواب سنایا۔ اور حکم دیا۔ کہ ایسا نقشہ طیار کریں۔ اس پر کئی ایک انجنیروں نے نقشے پیش کئے۔ مگر کوئی بھی خواب کے مطابق نہ تھا آخر ایک ایسے انجنیر نے جو اس وقت کے لحاظ سے بڑے انجنیروں میں سے نہ تھا۔ اور بادشاہ کے مقربین میں سے نہ تھا۔ بادشاہ سے کہا۔ کہ میں ایسا نقشہ پیش کر سکتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ آپ ایک کشتی میں بیٹھ کر میرے ساتھ دریا کے ایک کنارے سے دوسرے تک چلیں۔ اور ساتھ لاکھ دو لاکھ روپوں کے توڑے رکھ لیں۔ دریا کے دوسرے کنارے پر جاکر میں نقشہ بناؤنگا۔

بادشاہ نے اس کو منظور کرلیا۔ اور اس کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر دریا کے دوسرے کنارے کی طرف چلا۔ انجنیر نے راستہ میں روپوں کے توڑے اٹھا اٹھا کر دریا میں پھینکنے شروع کر دئیے جب وہ توڑا پھینکتا۔ تو ساتھ کہتا۔ بادشاہ سلامت اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ تب مقبرہ بنیگا۔ اس طرح اس نے لاکھ دو لاکھ روپیہ دریا میں پھینک دیا۔ اور دوسرے کنارے تک پہونچ گئے۔ وہاں جاکر انجنیر نے کہا۔ بادشاہ سلامت نقشہ تو ہر ایک تیار کر سکتا ہے لیکن چونکہ اس پر اس طرح روپیہ خرچ ہوگا جس طرح میں نے بتایا ہے۔ اس لئے کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ کہ اس قدر خرچ پیش کرے آپ اگر اس طرح خرچ کریں۔ تو میں نقشہ پیش کروں۔ بادشاہ نے کہا ہاں میں خرچ کرونگا۔ اس پر اس نے نقشہ پیش کیا۔ اور بادشاہ نے اسے منظور کرلیا۔ اور آج دنیا کی بہترین عمارتوں میں سے ایک وہی

تاج محل

ہے جس پر کئی کروڑ روپے خرچ ہوئے

پس اگر معمولی عمارتیں بڑی قربانیاں چاہتی ہیں۔ تو

قوموں کے تیار کرنے کے لئے

کیوں بڑی قربانیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔

ہماری جماعت بھی ایک کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اسی کی طرف میں نے ابھی اشارہ کیا ہے۔ کہ بعض قومیں اس لئے کھڑی ہوئی ہیں۔ کہ دنیا کو بسائیں۔ کوئی تو اس لئے کھڑا ہوتا ہے۔ کہ عظیم الشان عمارت بنائے۔ کوئی اس سے اوپر ترقی کرتا ہے۔ اور اس لئے کھڑا ہوتا ہے۔ کہ گاؤں بسائے۔ کوئی اس سے اوپر ترقی کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ شہر بسائے۔ کوئی اس سے بھی آگے بڑھتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ ملک بسائے مگر ہماری جماعت اس لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کہ

دنیا بسائے

بے شک دنیا بسی ہوئی ہے۔ دنیا میں لوگ آباد ہیں۔ مگر قرآن کہتا ہے جن لوگوں کو خدا کی شناخت و معرفت نہیں۔ وہ مردہ ہیں۔ اور مردہ ایسے کہ قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ پس ان لوگوں کو جو دنیا میں بس رہے ہیں۔ زندہ کہنا قرآن کی تردید کرنا ہے۔ کیونکہ قرآن ان کو زندہ نہیں۔ بلکہ مُردہ قرار دیتا ہے۔ جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔ پس ہم یہی کہیں گے۔ کہ

دنیا ویران ہے

وہ دنیا جس کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں ڈیڑھ ارب لوگ بستے ہیں۔ قرآن کی اصطلاح کے لحاظ سے ویران پڑی ہے۔ سوائے چند نفوس کے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ تاکہ آپ نفخ صور کریں۔ اور جس طرح کہا جاتا ہے۔ کہ قیامت کے دن اسرافیل نفخ صور کرے گا۔ اور تمام مُردے قبروں سے نکل کر باہر آجائیں گے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اٹھیں۔ اور مردے قبروں سے اٹھکر زندہ ہوجائیں گویا

ہماری مثال

اس آدم کی ہے۔ جو آیا۔ تو اس نے دنیا کو ویران پایا۔ اور پھر اپنی نسلوں سے اس کو بھر دیا۔ اب ہمارا بھی یہی کام ہے۔ کہ ہم ویران دنیا کو بھر دیں۔ اور اپنی نسلوں سے آباد کر دیں مگر وہ نسلیں نہیں جو بیٹوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ جو تبلیغ سے پیدا ہوتی ہیں جو کسی کے ذریعہ ہدایت پاتا ہے۔ وہ بمنزلہ اس کے بیٹے کے ہوتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ

انبیا کو اب قرار دیا گیا ہے۔

کیونکہ ان کے ذریعہ لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ انبیا سارے مسلمانوں کے باپ ہوتے ہیں۔ آگے ہر مسلمان کچھ کچھ لوگوں کا باپ ہوتا ہے جس کے ذریعہ دس نے ہدایت پائی۔ وہ دس کا باپ ہوگا۔ جس کے ذریعہ ہزار نے ہدایت پائی۔ وہ ہزار کا باپ ہوگا

یہ ہدایت پانے والے خواہ عمر میں اس سے بڑے ہی ہوں۔ مگر اس کے

روحانی بیٹے

ہوتے ہیں۔ پس ہم نے دنیا کو اپنی روحانی نسل سے بھرنا ہے آدم نے چونکہ جسمانی نسل سے بھرنا تھا اس لئے اسے لمبے عرصہ کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس نے لاکھوں یا کروڑوں سالوں میں دنیا کو بھرا۔ اس کی کوئی بحث نہیں۔ مگر ہم

روحانی اصلاح

کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں جلدی دنیا کو روحانی نسل سے بھر دینا چاہیئے۔ کیونکہ جسمانی مردے زندوں کو مُردے نہیں بنا سکتے۔ مگر

رُوحانی موت

ایک متعدی مرض ہے۔ اور اس کا لمبے عرصہ تک موجود رہنا زندوں کو بھی مردہ بنا دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے جلدی اس کا خاتمہ کر دیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے بڑی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہو گی۔

اسی غرض کو لیکر وہ لوگ جن کو خدا تعالےٰ نے توفیق دی دین کی اشاعت کے لئے مختلف ممالک میں جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر شخص جو اشاعت دین کے رستہ میں مرتا ہے۔ یا مارا جاتا ہے خدا تعالےٰ کے حضور اعلےٰ درجہ پاتا اور شہیدوں میں سے ہوتا ہے +

ان لوگوں میں سے جن کو خدا تعالےٰ نے خاص قربانیوں کی توفیق محض اپنے فضل سے عطا فرمائی۔ ایک ہمارے

شاہزادہ عبدالمجید صاحب

تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابیوں میں سے تھے۔ اور غالباً بیعت کرنے والوں میں ان کا نواں نمبر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کو بہت پرانا تعلق تھا۔ شہزادہ صاحب پہلے

صوفی احمد جان صاحب

مرحوم کے جو کہ حضرت خلیفہ اول کے خسر تھے۔ مرید تھے۔ صوفی صاحب وہ بزرگ تھے۔ جن کو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی شناخت کی توفیق آپ کے دعوے سے بھی پہلے دیدی تھی۔ گو وہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کرنے سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ مگر انہوں نے اپنی زندگی میں آپ کو لکھا۔ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر — تم مسیحا بنو! خدا کے لئے

پھر انہوں نے اپنی اولاد کو نصیحت کی تھی۔ کہ میں تو مرتا ہوں۔ میرے بعد یہ شخص عظیم الشان دعوے کریگا۔ تم انکار نہ کرنا۔ گویا صوفی صاحب ان بزرگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیشگوئیاں کی ہیں۔ آپ اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے سے پہلے فوت ہو گئے۔ مگر انہوں نے اپنے خط میں حضرت مسیح موعود کے دعوے کے متعلق اس طرح اشارہ کر دیا تھا۔

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر — تم مسیحا بنو خدا کے لئے۔

غرض آپ بہت بڑے بزرگ تھے۔ اور اپنے زمانہ کے نیک لوگوں میں سے تھے۔ ایک دفعہ مہاراجہ جموں نے ان کو دعوت دی کہ آپ جموں آکر میرے لئے دعا کریں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اور کہدیا۔ اگر آپ دعا کرانا چاہتے ہیں۔ تو یہاں آکر کرائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ لدھیانہ گئے۔ اور صوفی صاحب کے دوران ملاقات میں پوچھا۔ آپ جو بارہ سال تک زندہ پیر صاحب رہتے ہیں۔ مرید اور ان کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ ان سے آپ نے کیا حاصل کیا۔ صوفی صاحب کو

توجہ کا علم

آتا تھا۔ اور اس میں بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے کہا۔ میری توجہ کی طاقت ایسی بڑھ گئی ہے۔ کہ یہ آدمی جو پیچھے آرہا ہے۔ اگر اس پر توجہ کروں تو یہ ابھی بے ہوش ہو کر گر جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت سادگی سے فرمایا۔ پیر صاحب اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا اور اس کو کیا؟ پیر صاحب چونکہ ولی اللہ تھے۔ اس بات نے آپ پر ایسا اثر کیا۔ کہ آپ کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور کہا۔ آج سے میں اسے چھوڑتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی

برکت اور فیض

سے ان کے سارے خاندان کو اور ان کے بہت سے مریدوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی توفیق دی۔ شہزادہ عبدالمجید صاحب بھی ان کے مریدوں میں سے تھے۔ جو افغانستان کے شاہی خاندان سے تھے۔ اور

شاہ شجاع کی نسل

سے تھے۔ آپ نہایت ہی نیک نفس اور متوکل آدمی تھے۔ میں نے جب تبلیغ کے لئے اعلان کیا۔ کہ ایسے

مجاہدوں کی ضرورت

ہے۔ جو تبلیغ دین کے لئے زندگی وقف کریں۔ تو انہوں نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس وقت ان کے پاس کچھ روپیہ تھا۔ انہوں نے اپنا مکان فروخت کیا تھا۔ رشتہ داروں اور اپنے متعلقین کا حصہ دیکر خود ان کے حصہ میں جتنا آیا۔ وہ ان کے پاس تھا۔ اس لئے مجھے لکھا۔ کہ میں

اپنے خرچ پر

جاؤنگا۔ اسوقت میں ان کو نہ بھیج سکا۔ اور کچھ عرصہ بعد جب انکو بھیجنے کی تجویز ہوئی۔ اس وقت وہ روپیہ خرچ کر چکے تھے۔ مگر انہوں نے ذرا نہ بتایا۔ کہ ان کے پاس روپیہ نہیں ہے۔ وہ ایک غیر ملک میں جا رہے تھے ہندوستان سے باہر کبھی نہ نکلے تھے۔ اس ملک میں کسی سے واقفیت نہ تھی۔ مگر انہوں نے اخراجات کے نہ ہونے کا قطعاً اظہار نہ کیا۔ اور وہاں ایک عرصہ تک اسی حالت میں رہے۔ انہوں نے وہاں سے بھی اپنی حالت نہ بتائی۔ نہ معلوم کس طرح گذارہ کرتے رہے۔ پھر مجھے اتفاقاً پتہ لگا۔ ایک دفعہ دیر تک ان کا خط نہ آیا۔ اور میں نے پوچھا تو لکھا تھا۔ چونکہ میرے پاس ٹکٹ کے لئے پیسے نہیں تھے۔ اس لئے خط نہ لکھ سکا۔

اس وقت مجھے سخت افسوس ہؤا۔ کہ چاہیئے تھا جب ان کو بھیجا گیا۔ اس وقت پوچھ لیا جاتا۔ کہ آپ کے پاس خرچ ہے یا نہیں پھر میں نے ایک قلیل رقم ان کے گذارہ کے لئے مقرر کر دی۔ وہاں کے لوگوں پر ان کی روحانیت کا جو اثر تھا۔ اس کا پتہ ان چٹھیوں سے لگتا تھا۔ جو آتی رہی ہیں۔ ابھی پرسوں اترسوں اطلاع ملی ہے۔ کہ آپ

یکم رمضان کو فوت ہو گئے

دس دن بیمار رہے ہیں پہلے ہلکا ہلکا بخار رہا۔ آخری تین دن بہت تیز بخار ہو گیا۔ جب ڈاکٹر کو بلایا۔ تو اس نے کہا۔ ہسپتال لے چلو۔ دوسرے دن وہاں لے جانا تھا کہ فوت ہو گئے۔ ان کی تیمار داری کرنے والے رات بھر جاگتے رہے۔ سحری کے وقت آپ نے ایک دفعہ پانی مانگا۔ تیمار دار صبح کی نماز کے بعد سو گئے۔ اور بارہ بجے کے قریب ان کی آنکھ کھلی۔ تو آپ فوت ہو چکے تھے۔ جس طرح قسطنطنیہ کی خوش قسمتی تھی۔ کہ وہاں

حضرت ایوب انصاری

دفن ہوئے۔ اس وقت قسطنطنیہ عیسائیوں کے ماتحت تھا۔ پھر خدا نے اس زمین کو

دفن ہونے والے کی برکت

سے ہدایت دی۔ اور صدیوں تک وہ مسلمانوں کا بہت مضبوط قلعہ رہا ہے۔ اور اب بھی وہاں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ گو ان میں بہت تغیر ہو چکا ہے۔ ان میں

اسلامی غیرت

نہیں رہی۔ اور اسلام کی حفاظت کے لئے وہ کچھ نہیں کرتے۔ مگر وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اسی طرح یہ

ایران کے لئے مبارک بات

ہے۔ کہ وہاں خدا تعالےٰ نے ایسے شخص کو وفات دی جسے زندگی میں دیکھنے والے ولی اللہ کہتے تھے۔ اور جسے مرنے پر شہادت نصیب ہوئی۔ [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ سے اس کا بڑا تعلق تھا۔ عام طور پر بزرگوں کی ولایت ان کی زندگی کے بعد تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر آپ ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کو دیکھنے والے ان کی زندگی میں ہی ولی اللہ سمجھتے ہیں۔

آپ نہایت ہی متوکل اور نیک انسان تھے۔ آپ اسقدر سیدھے اور نرم مزاج تھے۔ کہ گویا سخت کلامی آتی ہی نہیں تھی۔ مگر باوجود اس کے دین کے معاملہ میں بہت غیرت رکھتے تھے۔ اور متوکل ایسے تھے۔ کہ انہوں نے کہا تھا۔ میں اپنے خرچ پر تبلیغ کے لئے جاؤنگا۔ مگر جس وقت ان کو بھیجا گیا اور جب بھیجا گیا۔ تو ان کے پاس کچھ نہ تھا۔ مگر انہوں نے نہ مجھے بتایا۔ نہ کسی اور کو۔ کہ میرے پاس [illegible] نہیں +

میں جمعہ کی نماز کے بعد ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ اور سب دوستوں سے امید رکھتا ہوں۔ کہ خصوصیت سے ان کے لئے دعا کریں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی روح کو

اعلیٰ مقام

پر پہنچائے۔ اور ان کی وفات جو کہ ایک بہت بڑی قربانی ہے وہ ضائع نہ جائے۔ ایک ناسمجھ اور نادان انسان کہیگا۔ کہ وہ تمہارا کیا لگتا تھا۔ مگر یاد رکھو۔ وہ جن کو

روحانی رشتے

اور روحانی قرب حاصل ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جسمانی تعلقات سے یہ بہت مضبوط ہوتا ہے اور روحانی رشتے جسمانی رشتوں سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔

زندہ قومیں

جانتی ہیں۔ کہ قوم کی خاطر مرنے والوں کی کیا قدر کرنی چاہیئے۔ یہ بالکل سچی حقیقت ہے کہ مُردوں کی قدر کرنا زندوں کو اور طاقت ور بنا دیتا ہے۔ پس ہمارا قومی فرض ہے۔ کہ ان کا اعزاز اور احترام کریں۔ جو دین کی خدمت کرتے ہوئے فوت ہوں اور ایسا اعزاز کریں کہ ہماری نسلیں محسوس کریں۔ کہ

دین کی خدمت کرتے ہوئے مرنا

بہت بڑی عزت ہے۔ جب تک یہ احساس پیدا نہ ہو۔ کہ جو دین کی خدمت کرتے ہوئے مرتے ہیں۔ وہ بہت بڑے محسن ہیں کوئی دین اور کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ پس قوم میں

ترقی اور بیداری

پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دین کی خاطر جو مریں۔ ان کے نام زندہ رکھے جائیں۔ دیکھو قرآن کریم نے کتنے چھوٹے سے فقرہ میں یہ بات بیان کردی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات۔ بل احیاء ولکن لا تشعرون (۲-۱۴۹)

کہ جو اللہ کے رستے میں مرتے ہیں۔ ان کو مردہ مت کہو۔ وہ زندہ ہیں۔ گویا ایسے انسانوں کو مردہ کہنے سے بھی روک دیا۔ حالانکہ اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ وہ مردہ ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت حمزہ اسی طرح کے مردہ نہیں تھے۔ جیسے وہ صحابہ جو بیمار ہو کر فوت ہوئے۔ اسی طرح اور جتنے شہید تھے۔ وہ بھی ایسے ہی مردہ تھے۔ جیسے دوسرے۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ ان کو مردہ نہ کہو۔ ان کی ہتک ہے۔ وہ نہیں مر سکتے۔ کیونکہ وہ قوم میں

زندگی کی روح

پھونک گئے۔

پس زندہ قوموں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان میں اس قسم کی قربانیاں کرنے والے لوگ ہوں۔ اور ایسی باتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ جب مولوی عبید اللہ صاحب ماریشس [illegible] ہوئے۔ تو کئی لوگوں نے کہا۔ اپنے آدمی باہر بھیج جاتے ہیں۔ جو وہاں فوت ہو جاتے ہیں۔ مگر جو زندہ قومیں ہوتی ہیں۔ وہ ایسی باتوں سے ڈرتی نہیں۔ بلکہ اگر ایک مرتا ہے۔ تو ہزار آگے آ جاتے ہیں۔ اسی طرح مولوی نعمت اللہ صاحب کے وقت میں بھی کہا گیا۔ کہ ایسے ملکوں میں کیوں بھیجا جاتا ہے جہاں امان نہیں۔ مگر یاد رکھو کوئی قوم جب تک قربانی نہ کرے ترقی نہیں کر سکتی۔ ہمیں اگرچہ ان مرنے والوں کا افسوس بھی ہے۔ مگر ہم خوش بھی ہیں۔ افسوس تو اس لئے کہ ایک اور کام کرنے والا شخص ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور خوش اس لئے کہ خدا نے ان کو وہ مرتبہ دیا جو

دنیا کی زندگی

سے بہت بڑھ کر ہے۔ اور وہ عزت عطا کی جس پر تمام دنیا سے ہر ایک رشک کرتا ہے۔

پس بجائے اس کے کہ ہم گھبرائیں۔ ہم میں یہ خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ ایک کے بعد دوسرا جائے۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ خدا کے فضل سے ہم

دنیا کو زندہ کرنے والے

ہیں۔ اور جو شخص اس بات کو محسوس کریگا۔ وہ کسی قسم کی قربانی سے ڈریگا نہیں۔ بلکہ ایک کے بعد دوسرا آگے آئیگا۔ پس یہ قربانیاں ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ ایسے موقعہ پر صدمہ ہونا قدرتی بات ہے۔ کیونکہ عزیزوں کی جدائی سے صدمہ ہوتا ہے۔ مگر یہ قربانیاں ہماری ہمتوں کو توڑ نہیں سکتیں۔ بلکہ

ہمت بڑھانے کا موجب

ہوتی ہیں۔ اگر ایک فوت ہوتا ہے۔ تو اس کی جگہ جانے کے لئے ہزار تیار ہونگے۔ مگر ہمارا

ایک فرض مرنے والے کے متعلق

ہے۔ اسے ادا کرنا چاہیئے۔ وہ قلیل ترین فرض ہے جس سے اقل اور نہیں ہو سکتا۔ کہ

مرنے والے کے لئے دعا

کریں۔ اور دوسرا فرض یہ ہے۔ کہ اس کے کام کو جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ تاکہ اس کی موت ایسے بیج کی طرح نہ ہو۔ جو پتھر پر پھینکا گیا۔ بلکہ اس بیج کی طرح ہو۔ جو ایسی اعلیٰ درجہ کی زرخیز زمین میں ڈالا گیا۔ جو بغیر پانی کے ہی کھیتی پیدا کرنے والی ہو۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے

شہیدوں کی موت

ضائع نہ کرے گا۔ اور ان ممالک میں جہاں وہ فوت ہوئے ایسا سایہ دار درخت پیدا کرے گا۔ جو سارے ملک کو اپنے سایہ میں پناہ دیگا۔ اور لاکھوں انسان اس کے نیچے آرام کریں گے۔ اور [illegible] کے ماموروں کا نام اس ملک میں بلند کرنے کا موجب ہوگا۔ اور خدا [illegible] کا ذریعہ ہوگا۔

صدقہ جاریہ

تین چیزیں ہیں۔ جو انسانی اعمال کو موت کے بعد بھی منقطع ہونے سے بچاتی ہیں۔ صدقہ جاریہ ایسا علم جس سے خلق خدا کو نفع پہونچے۔ صالح اولاد جو وفات کے بعد والدین کے لئے دعا کرے۔

ریزرو فنڈ (۲۵ لاکھ روپے کے مستقل سرمایہ کی تحریک) بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ جس کی آمد سے حفاظت و اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق کا کام ایک سچے دردمند اسلام دل۔ بہترین دماغ اور امین ہاتھوں کی زیر نگرانی و زیر ہدایات ہمیشہ ہمیش ہوتا رہیگا۔

صاحبو جلدی جلدی کرو۔ حصہ وافر لو۔ ابھی وقت ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

دہلی میں سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰-۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو پریڈ گراؤنڈ میں منعقد ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ کے احباب سے جو کہ دہلی کے نزدیک ہیں۔ التماس ہے کہ شریک جلسہ ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ باہر سے تشریف لانے والے احباب کی رہائش کا انتظام بر مکان بابو اعجاز حسین صاحب کوٹھی نواب لوہارو بلیماران دہلی ہوگا۔

خاکسار عبد الحمید سکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی

میلہ "چولا صاحب" پر تبلیغ

۵ مارچ ۱۹۲۸ء کو "چولا صاحب" بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ میلہ تھا جس میں کہ بہت بڑی تعداد میں دور دور سے سکھ صاحبان شامل ہوئے۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے اور بھائی شیر سنگھ صاحب گیانی المعروف واحد حسین صاحب عین موقعہ پر آئے اور پیغام حق سنا کر دی خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک رسم کو از سر نو تازہ کیا۔ لیکچر کا خلاصہ مسلمانوں کے احسانات سکھوں پر تھا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ فاضل مقررین نے نہایت عمدہ پیرایہ میں مسلمانوں کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بتایا۔ کہ سکھ ہرگز ہندو نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے بچھڑے ہوئے بھائی ہیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ عفی عنہ۔ ڈیرہ بابا نانک

فہرست نو مبایعین

بقیہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء

۱۵۹۸ - حمید احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۵۹۹ - شیر محمد 〃 〃 لدھیانہ
۱۶۰۰ - جلال الدین 〃 علیپور دانی
۱۶۰۱ - محمد الدین 〃 ضلع لاہور
۱۶۰۲ - مراد بخش 〃 〃
۱۶۰۳ - محمد ست 〃 ضلع گوجرانوالہ
۱۶۰۴ - غلام محمد 〃 〃 〃
۱۶۰۵ - محمد الدین 〃 〃 〃
۱۶۰۶ - اللہ دتا 〃 〃 لاہور
۱۶۰۷ - جلال الدین 〃 〃 〃
۱۶۰۸ - غلام محمد 〃 〃 〃
۱۶۰۹ - عمر دین 〃 سرہند
۱۶۱۰ - عبد الغفور 〃 〃
۱۶۱۱ - محمد صادق 〃 ضلع سرگودھا
۱۶۱۲ - میراں بخش 〃 〃 گجرات
۱۶۱۳ - الہ بخش 〃 〃 شیخوپورہ
۱۶۱۴ - محبت 〃 〃 〃
۱۶۱۵ - غلام نبی 〃 〃 〃
۱۶۱۶ - مولا بخش 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۶۱۷ - حبیبکہ 〃 ریاست کپورتھلہ
۱۶۱۸ - روڑا 〃 〃 〃
۱۶۱۹ - تاج محمد 〃 〃 شیخوپورہ
۱۶۲۰ - محمد غوث 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۶۲۱ - نظام دین 〃 〃 〃
۱۶۲۲ - سید محمد 〃 〃 شیخوپورہ
۱۶۲۳ - ابراہیم 〃 〃 〃
۱۶۲۴ - غلام قادر 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۶۲۵ - عبد العزیز 〃 〃 لائلپور
۱۶۲۶ - اصغر علی 〃 ریاست نابھہ
۱۶۲۷ - عبد اللہ خاں 〃 ضلع گوجرات
۱۶۲۸ - امام دین 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۶۲۹ - محمد لطیف 〃 〃 〃
۱۶۳۰ - غلام محمد 〃 ریاست کپورتھلہ
۱۶۳۱ - محمد یعقوب 〃 ضلع گوجرانوالہ

۱۶۳۲ - محمد بخش صاحب ریاست نابھہ
۱۶۳۳ - الہ بخش 〃 〃 〃
۱۶۳۴ - فضل حسین 〃 ضلع گوجرانوالہ
۱۶۳۵ - فتح محمد 〃 ریاست نابھہ
۱۶۳۶ - صوبہ 〃 〃 〃
۱۶۳۷ - فضل دین 〃 ضلع سیالکوٹ
۱۶۳۸ - محمد یوسف 〃 ریاست نابھہ
۱۶۳۹ - محمد یٰسین 〃 ضلع جہلم
۱۶۴۰ - جلال خاں 〃 〃 شاہ پور
۱۶۴۱ - محمد خاں 〃 〃 〃
۱۶۴۲ - غلام محمد 〃 〃 〃
۱۶۴۳ - غلام حیدر خاں 〃 〃 〃
۱۶۴۴ - ولایت خاں 〃 〃 〃
۱۶۴۵ - محمد اکبر صاحب ضلع گوجرات
۱۶۴۶ - عبد الاحد 〃 بہاولپور
۱۶۴۷ - احمد دین 〃 ضلع گجرات
۱۶۴۸ - شیر زمان 〃 〃 گورداسپور
۱۶۴۹ - سلطان علی 〃 〃 جالندھر
۱۶۵۰ - بہاول 〃 〃 گوجرات
۱۶۵۱ - اللہ دتا 〃 〃 〃
۱۶۵۲ - مہر داد 〃 〃 〃
۱۶۵۳ - نواب خاں 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۶۵۴ - کرم دین 〃 پونچھ
۱۶۵۵ - فیروز دین 〃 〃
۱۶۵۶ - رحمت علی 〃 〃
۱۶۵۷ - محمد خاں 〃 ضلع گوجرانوالہ
۱۶۵۸ - علی محمد 〃 〃 〃
۱۶۵۹ - اللہ دتا 〃 〃 〃
۱۶۶۰ - عمر بخش 〃 〃 〃
۱۶۶۱ - گامن 〃 〃 گورداسپور
۱۶۶۲ - خدا بخش 〃 〃 〃
۱۶۶۳ - اسماعیل 〃 〃 〃
۱۶۶۴ - عبد الحمید 〃 کاٹھ گڑھ
۱۶۶۵ - محمد تقی 〃 ضلع لدھیانہ

۱۶۶۶ - احمد علی صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۶۶۷ - محمد رمضان 〃 〃 گجرات
۱۶۶۸ - محمد دین 〃 〃 〃
۱۶۶۹ - احمد خاں 〃 〃 〃
۱۶۷۰ - لدھا 〃 〃 〃
۱۶۷۱ - غلام محمد 〃 〃 شیخوپورہ
۱۶۷۲ - شریف احمد 〃 〃 لدھیانہ
۱۶۷۳ - امام دین 〃 〃 〃
۱۶۷۴ - فرزند علی 〃 〃 〃
۱۶۷۵ - علم دین 〃 〃 لائلپور
۱۶۷۶ - نور محمد 〃 〃 گجرات
۱۶۷۷ - ملک غلام رسول 〃 [illegible] ضلع ڈیرہ غازیخان
۱۶۷۸ - شیخ عبد اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۶۷۹ - غلام رسول صاحب حیدرآباد
۱۶۸۰ - سید احمد حسین صاحب
۱۶۸۱ - محمد علی صاحب
۱۶۸۲ - غلام محمد صاحب
۱۶۸۳ - نور محمد صاحب ضلع کیمل پور
۱۶۸۴ - رکن دین 〃 〃 گوجرانوالہ
۱۶۸۵ - نبی بخش 〃 〃
۱۶۸۶ - ناصر احمد 〃 〃 سیالکوٹ
۱۶۸۷ - محمد حسین 〃 تونڈی عنایت خاں
۱۶۸۸ - لال دین 〃 ضلع شیخوپورہ
۱۶۸۹ - مہتاب خاں 〃 〃 〃
۱۶۹۰ - محمد دین 〃 〃 گورداسپور
۱۶۹۱ - نور محمد 〃 〃 سیالکوٹ
۱۶۹۲ - عبد الحفیظ 〃 〃 مین پوری
۱۶۹۳ - چوہدری محمد الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۶۹۴ - غلام نبی صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۶۹۵ - چوہدری غلام ربانی صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۶۹۶ - اللہ دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۶۹۷ - الہ بخش 〃 〃 〃
۱۶۹۸ - ولیداد 〃 〃 〃
۱۶۹۹ - تاج دین 〃 〃 〃
۱۷۰۰ - حامد علی 〃 〃 لائلپور

۱۷۰۱ - نذیر احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۷۰۲ - محمد شفیع 〃 〃 〃
۱۷۰۳ - سائیں بخش 〃 〃 〃
۱۷۰۴ - صابر علی 〃 〃 〃
۱۷۰۵ - الہ داد 〃 〃 لاہور
۱۷۰۶ - فضل دین 〃 〃 〃
۱۷۰۷ - چوہدری کریم بخش صاحب ضلع لائل پور
۱۷۰۸ - حسن محمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۷۰۹ - حکیم غلام رسول 〃 امرتسر
۱۷۱۰ - محمد صدیق 〃 شاہدرہ
۱۷۱۱ - عبد الستار 〃 اسلام آباد
۱۷۱۲ - بہادر علی صاحب تحصیل راجوری ریاست جموں
۱۷۱۳ - کرم دین 〃 〃 〃
۱۷۱۴ - کریم بخش 〃 〃 〃
۱۷۱۵ - عبد اللہ 〃 〃 〃
۱۷۱۶ - سامن 〃 〃 〃
۱۷۱۷ - فیروز دین 〃 〃 〃
۱۷۱۸ - ولیداد علی 〃 〃 〃
۱۷۱۹ - عبد اللہ 〃 〃 〃
۱۷۲۰ - باسول 〃 〃 〃
۱۷۲۱ - حسن محمد 〃 〃 〃
۱۷۲۲ - رحمت اللہ 〃 〃 〃
۱۷۲۳ - محمد عالم 〃 〃 〃
۱۷۲۴ - دین محمد 〃 〃 〃
۱۷۲۵ - دین محمد 〃 〃 〃
۱۷۲۶ - فقیر محمد 〃 〃 〃
۱۷۲۷ - عزیز اللہ 〃 〃 〃
۱۷۲۸ - منگل 〃 ضلع امرتسر
۱۷۲۹ - سمند خاں 〃 قصور
۱۷۳۰ - محمد حسن 〃 ضلع سیالکوٹ
۱۷۳۱ - محمد علی 〃 〃 گجرات
۱۷۳۲ - فضل النساء صاحبہ بٹالہ
۱۷۳۳ - برکت بی بی 〃 ضلع لائلپور
۱۷۳۴ - عبد العزیز صاحب امرتسر
۱۷۳۵ - عبد الغنی 〃 کلانور
۱۷۳۶ - غلام [illegible]
۱۷۳۷ - [illegible]

۱۷۳۸ - اسلم دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۷۳۹ - بکھو زوجہ اللہ دتا صاحب رسول پور ضلع لاہور
۱۷۴۰ - اللہ دتا صاحب ضلع گورداسپور
۱۷۴۱ - محمد دین 〃 〃 سیالکوٹ
۱۷۴۲ - روشن 〃 〃 گجرات
۱۷۴۳ - تاج دین 〃 چک نمبر ۳۶
۱۷۴۴ - خدا بخش 〃 ضلع گجرات
۱۷۴۵ - چوہدری گلستان صاحب ضلع جہلم
۱۷۴۶ - عزیز محمد صاحب سنگرور
۱۷۴۷ - فضل احمد 〃 ضلع گورداسپور
۱۷۴۸ - حسین بی بی صاحبہ 〃 لائلپور
۱۷۴۹ - تاجرہ 〃 پٹی
۱۷۵۰ - انتخاب بیگم 〃 〃
۱۷۵۱ - محمد خلیق صاحب 〃
۱۷۵۲ - فہمیدہ خاتون صاحبہ 〃
۱۷۵۳ - اہلیہ صاحبہ محمد صدیق 〃
۱۷۵۴ - فیروز دین صاحب سیالکوٹ
۱۷۵۵ - شفیع الدین 〃 ضلع رنگپور
۱۷۵۶ - شمس الدین 〃 تحصیل چنیوٹ
۱۷۵۷ - ملک غلام محمد 〃 〃 〃
۱۷۵۸ - 〃 خان محمد 〃 〃 〃
۱۷۵۹ - 〃 خان محمد خورد 〃 〃
۱۷۶۰ - محمد خاں 〃 〃 〃
۱۷۶۱ - احمد خاں 〃 〃 〃
۱۷۶۲ - میر شاہ محمد 〃 〃 〃
۱۷۶۳ - اہلیہ 〃 〃 〃
۱۷۶۴ - اہلیہ ملک غلام محمد 〃 〃 〃
۱۷۶۵ - ملک صاحب خاں 〃 〃 〃
۱۷۶۶ - مہر دین 〃 سیالکوٹ
۱۷۶۷ - محمد اسحاق 〃 سیتاپور
۱۷۶۸ - غلام فاطمہ صاحبہ گڑھ شنکر
۱۷۶۹ - حمید خاں صاحب تحصیل صوابی
۱۷۷۰ - عبد الحق 〃 〃
۱۷۷۱ - مولوی معین الدین صاحب خیبر ایجنسی
۱۷۷۲ - عبد المنان صاحب خیبر ایجنسی
۱۷۷۳ - ہاشم خان 〃 〃

وصیتیں

۲۷۵۷ :- میں سعیدہ بیگم زوجہ بابو عبد العزیز صاحب راجپوت پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۲ سال۔ ساکن فیروزپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ ۲۰ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زیورات قیمتی ۸۰۰ روپیہ۔ مہر ایک ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی ۴۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ بمد وصیت (حصہ آمد) ادا کرتی رہونگی۔ میری وفات کے وقت میری جائداد مندرجہ بالا نیز جو کوئی اور ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ موصیہ سعیدہ بیگم بقلم خود ہیڈ مسلمہ گرلز سکول فیروزپور گواہ شد علی محمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیروزپور۔ گواہ شد عبد العزیز عفی عنہ کلرک ورکشاپ آرسنل فیروزپور

۲۷۸۴ :- میں رقیہ خاتون بنت مولوی عبد الماجد قوم قریش پیشہ زمینداری عمر ۲۹ سال بیعت ۳ نومبر ۱۹۱۵ء ساکن موضع پورینی تحصیل و ضلع بھاگلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد اسوقت جو مجھ کو دین مہر میں ملی ہے۔ قیمتی پندرہ سو روپیہ ہے۔ میں اس کا ایک ثلث یعنی ۱/۳ صدر انجمن احمدیہ قادیان مقبرہ بہشتی میں وصیت کرتی ہوں (۲) میرے مرنے کے بعد یا میری زندگی میں جسقدر جائداد یا نقد مجھ کو حاصل ہو۔ اس کے بھی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ العبد رقیہ خاتون بقلم خاص۔ گواہ شد ابو المجید عبد الماجد امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور بقلم خاص۔ گواہ شد علی احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ بھاگلپور بقلم خاص

۲۷۳۲ :- میں محمد یحییٰ خاں ولد حکیم مولوی انوار حسین صاحب پٹھان عمر ۲۳ سال۔ ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد کچھ بھی نہیں۔ ماہوار آمد ۷۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط۔ محمد یحییٰ خاں۔ گواہ شد خاکسار غلام احمد مجاہد مولوی فاضل گواہ شد مظہر الحق کلرک ڈاک

۲۷۵۵ :- میں غوث محمد ولد عبد اللہ بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن ڈاسو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ ایک مکان خام قیمتی ۳۰۰ روپیہ ہے۔ ماہوار آمد ۱۳ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) داخل خزانہ [illegible] کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ [illegible]

بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۱۲/۲۷ بقلم خود غوث محمد حال وارد قادیان۔ گواہ شد بقلم خود امام دین ساکن ہجہ سونگل حال قادیان گواہ شد سید ناظر حسین ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول جیور حال قادیان بقلم خود

۲۷۶۷ :- میں محمد اکبر خاں ولد اخوند رحیم بخش خاں قوم افغان غلزئی عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ ۱۲/۲۹ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد مکان سکنی پختہ و خام واقعہ شہر ڈیرہ غازیخاں بلاک ڈبلیو ماہوار آمد اس وقت /۷۵ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۱۲/۲۴۔ خاکسار محمد اکبر خاں موصی ہیڈ ورنیکلر دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان حال وارد قادیان گواہ شد اخوند غلام حسن خاں ایم اے۔ ایم آر۔ اے۔ ایس بہاولپور حال وارد قادیان۔ گواہ شد ملک عزیز محمد بی اے۔ ایل ایل بی پلیڈر آف ڈیرہ غازیخاں۔ حال وارد قادیان۔

۲۷۸۶ :- میں محمد یٰسین ولد محمد ابراہیم قوم ارائیں عمر ۳۵ سال ساکن گوہد پور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد ۱۵ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط ۱/۲۸ ۲۰۔ محمد یٰسین احمدی بقلم خود۔ ملازم نواب محمد علیخاں صاحب۔ گواہ شد احمد دین پیرو کار گواہ شد عنایت علی ۱/۲۸ ۲۰۔

۲۷۸۷ :- میں نبی بخش ولد شیخ کریم بخش صاحب ککے زئی عمر ۶۰ سال ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ستمبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے اور میرے بھائی حقیقی حکیم جمال الدین صاحب کی موجودہ جائداد یعنی زمین از قسم چاہی و نہری و بارانی قریباً ۲۰ ایکڑ واقعہ موضع فیض اللہ چک میں ہے۔ میں اس ۲۰ ایکڑ میں سے نصف کا یعنی دس ایکڑ کا مالک ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کرا دونگا یا ۱/۱۰ حصہ کی قیمت ادا کردونگا۔ اسوقت میری تنخواہ ۶۵ روپیہ ماہوار ہے۔ علاوہ اس کے ہر فصل پر مجھے بونس بھی ملتا ہے۔ مگر اسکی تعداد ٹھیک مقرر نہیں۔ میں تازیست اس بونس اور تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط ۹/۲۷ ۲۔ العبد نبی بخش بقلم خود پٹواری نہر حلقہ ستوکدا سب ضلع منٹگمری گواہ شد حبیب الرحمن ولد حافظ نبی بخش موصی بقلم خود۔ گواہ شد جمال الدین برادر موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد حسن ولد چوہدری گل محمد بقلم خود

۲۷۸۳ میں رؤفتہ النسا زوجہ مولوی عبد الماجد قوم قریش پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۳ نومبر ۱۹۱۵ء ساکن پورینی ضلع بھاگلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد اس وقت جو مجھ کو ترکہ میں اپنی والدہ مرحومہ سے ملی ہے۔ جس کی قیمت مبلغ نو سو روپیہ ہے۔ میں اس کا ایک ثلث یعنی ۱/۳ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مقبرہ بہشتی میں وصیت کرتی ہوں (۲) میرے مرنے کے بعد یا میری زندگی میں جس قدر جائداد یا نقد مجھ کو دین مہر یا متروکہ شوہری سے حاصل ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ العبد رؤفتہ النسا بقلم خاص۔ گواہ شد ابو المجید عبد الماجد امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور بقلم خاص۔ گواہ شد علی احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ بھاگلپور بقلم خاص

۲۷۴۱ :- میں حکیم محمد یونس احمدی شیخ ساکن ڈینگوالہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ یکم دسمبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے نویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد ایک مکان معہ باغیچہ ناریل واقعہ رامگاٹ راستہ محلہ بمبئی بازار جس کی قیمت اسوقت الفنا ۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اور چھ صد روپیہ مجھے اس وقت قرضہ دینا ہے۔ میرا گذارہ حکمت پر ہے۔ ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ حکیم محمد یونس احمدی موصی بقلم خود۔ گواہ شد شیخ قاسم ابن شیخ داؤد بیکر احمدی گواہ شد دینک شکر کھنڈ کر ڈینگوالہ

تلاش عزیز

برادر عزیز محمد حمید احمدی ساکن ڈولہ متصل قادیان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ عرصہ پونے تین سال سے مفقود الخبر ہیں۔ اس لئے آپکی عدم موجودگی میں آپکی بیوی کا فسخ ہو چکا ہے۔ اور اس نے دوسری جگہ نکاح کر لیا ہے۔ والد صاحب آپ کی جدائی سے مغموم و مکدر ہیں۔ ہم سب کو آپکا ہر وقت غم اور فکر رہتا ہے اگر آپکو کوئی بھی کسی قسم کی ضرورت ہو تو ہم خدا کے فضل کے ماتحت اسے پورا کرینگے۔ جسوقت یہ پیغام آپ کو ملے۔ فوراً مطلع کرو کہ تم دنیا کے کس کونہ میں سکونت پذیر ہو۔ یا آپ کو کیا تکلیف ہے جو اپنے آپکو چھپائے بیٹھے ہو۔ یاد رکھو۔ آپکی شادی پر جو خرچ ہو چکا ہے۔ یا سوائے اسکے جواب ایک رقم ہمراہ لیگئے ہیں۔ اس کا آپ سے مطالبہ نہیں کیا جائیگا۔ خدا کیلئے اپنی خیریت سے عزیز اطلاع دیں۔ آپکو خوشحالی ہو۔ یا خدانخواستہ تنگی۔ والسلام۔

نوٹ :- جو صاحب عزیز محمد حمید کا صحیح صحیح پتہ دیں۔ انہیں مبلغ ۵ انعام دیا جائیگا حلیہ محمد حمید۔ رنگ گورا قد درمیانہ۔ عمر ۲۴ سال۔ اوپر کا دانت سامنا نصف ٹوٹا ہوا طبیعت تیز خوش الحان تبلیغ کا شوق

المعلن محمد رشید سکنہ ڈولہ محمد سعید مولوی فاضل کلاس قادیان ضلع گورداسپور۔ حقیقی برادران محمد حمید۔

اشتہار

احباب کرام مندرجہ ذیل باتوں کو پوری توجہ اور غور سے پڑھیں!

اے قوم کے دردمندو!

اگر آپ مسلمانوں کو باعزت و خوشحال دیکھنے کے متمنی ہیں۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ حضرت اقدس کے لیکچر شملہ کی مقدور بھر اشاعت کریں۔ کیونکہ اس میں حضور انور نے وہ تمام گر بتلا دئے ہیں۔ جن پر عمل کرکے مسلمان یقینی طور پر ملک میں عزت و بزرگی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں:

قیمت فی نسخہ ۳/ مگر تقسیم کرنے والوں کو ایک روپیہ میں سات نسخے ملیں گے:

اپنی قوم کی غلط فہمیاں دور کردو

اور اس کا سہل علاج یہ ہے۔ کہ آپ لوگ چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کی مرتبہ کتاب جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر سمجھدار مسلمانوں میں تقسیم کریں تاکہ اسے پڑھکر انہیں معلوم ہو۔ کہ جس قوم کو مولویوں کے بہکانے سے دشمن اسلام سمجھا جاتا ہے۔ اس نے اسلام کی کس قدر شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ کہ جس کا اقبال اشد ترین مخالفوں کو بھی کرنا پڑا ہے:

حجم ۴۸ صفحہ قیمت ۲/ مگر تقسیم کرنے والوں کو ایک روپیہ میں تین نسخے ملیں گے:

قرآن پڑھنا آسان ہوگیا

اس مژدہ جانفزا کی اگر آپ تصدیق کرنا چاہیں۔ تو اس کے لئے آپ کو اسباق القرآن حصہ سوم منگوا کر دیکھنا چاہئے۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ اس کے مصنف نے اردو دانوں کو با ترجمہ قرآن شریف پڑھنے کے لئے استاد کی ضرورت سے بے نیاز کر دیا ہے:

قیمت حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۱۲/ حصہ سوم ۴/

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

چونکہ یہ مقولہ ایک حقیقت ہے۔ اس لئے محبان مہدی علیہ السلام کو چاہیئے کہ وہ سیرت المہدی حصہ دوم کو ضرور منگا کر پڑھیں۔ اور دوسروں کو پڑھائیں۔ تاکہ انہیں اس میں ذکر کئے گئے حالات پڑھکر وصل حبیب کا سا مزا آجائے۔ کیونکہ اس میں جن واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ وہ آنکھوں دیکھی باتیں ہیں۔ جن میں غلطی یا مبالغہ کا کوئی دخل نہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے پڑھنے سے پیارے مہدی کی پیاری زندگی کا پیارا نظارا آنکھوں کے سامنے آکر دل میں سرور اور آنکھوں کو نور بخشتا ہے۔

حجم تقریباً دو سو صفحہ قیمت بلا جلد ۱۲/ مجلد ۱/۴

قوم کے نوجوانوں کیلئے بیش بہا تحفہ

جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے خاص نوجوانوں ہی کیلئے کئی ماہ کی مسلسل محنت شاقہ کے بعد ہمارا خدا کے نام سے تیار کیا ہے جس میں سادہ اور نہایت ہی معقول دلائل سے ہستی باریتعالیٰ پر بحث کرتے ہوئے ان تمام وساوس کا ازالہ فرمادیا ہے جو آن دنوں جھوٹے فلسفہ کے باعث اندر ہی اندر نوجوانوں کے دل مسموم کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ نوجوانان قوم اس بے حد مفید تصنیف کو اپنائینگے۔ اور اس کے دلائل کو ذہن نشین کرکے اپنے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو بھی اس سے مستفید کریں گے۔

حجم تقریباً پونے دو سو صفحہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ مجلد ۱/۴

چھ نئے ٹریکٹ ضرور پڑھیئے

جو آریوں کے اس دعویٰ کی تردید میں لکھے گئے ہیں۔ کہ وید ایشوری گیان ہے کیونکہ اس میں آریہ سماج ہی کی مسلمہ کتابوں کے حوالوں سے ثابت کردیا ہے۔ کہ وید خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ رشیوں کی تصنیف ہیں۔ قیمت فی ٹریکٹ۔ مگر تقسیم کرنیوالوں کو ۱۲/ فی سینکڑہ کے حساب سے ملیں گے۔

دوسری قوموں کے عمل کو دیکھو!

کس طرح وہ اپنی قومی ملکی اور مذہبی یادگاروں کے محفوظ رکھنے کی دل و جان سے سعی کرتی ہیں۔ سب کا ذکر غیر ضروری ہوگا۔ آریہ سماج کی شتابدی کے جلسہ متھرا ہی کو دیکھ لو۔ آریوں نے کس طرح اس ایک واقعہ کی تفصیل وار روئداد قلمبند کرکے چھپوا دی۔ جسے ہر ایک سماجی نے خرید لیا۔ اور آنے والی نسلوں میں دھرم سیوا کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے بطور یادگار محفوظ بھی کر لیا:

کیا احمدی قوم آنیوالی نسلوں کیلئے

اپنی ان بہترین مساعی اور قابل صد افتخار تبلیغی کارناموں کی یادگار محفوظ رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ جو مرکز تثلیث (لندن) میں خدائے وحید کا نام بلند کرنے کے لئے انجام دئے گئے چونکہ احمدی قوم بھی ایک زندہ قوم ہے۔ اس لئے اس کے ہر ایک فرد کو تواریخ مسجد فضل لنڈن کی ایک ایک جلد خرید کر نہ صرف اپنے لئے بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی محفوظ کر لینی چاہیئے جس میں کہ انگلستان وغیرہ میں تبلیغ اسلام کی بالتفصیل رپورٹ درج کی گئی ہے۔ یہی نہیں بلکہ سینکڑوں روپیہ خرچ کرکے ہر ایک ضروری عمارت اور قابل یادگار واقعہ کے فوٹو بھی جمع کئے گئے ہیں جن کو دیکھ کر یورپ میں احمدیوں کی گراں قدر تبلیغی خدمات کا نقشہ پوری طرح آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

حجم ۱۲۰ صفحہ۔ تختی بڑی۔ سنہری جلد ۳۲ نہایت ہی نفیس ولایتی طرز کے فوٹو۔ لکھائی چھپائی کاغذ دیدہ زیب۔ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت بلا جلد ۱۲/ مجلد ۱/۴

چند دوسری نئی کتابیں!

مشاہدات عرفانی ۶/ حیات ناصر ۱۰/ ارجان پدز
سیرت مسیح موعود ہر سہ حصص ۱/

علاوہ ازیں

سلسلہ احمدیہ کی تائید میں آج تک جس قدر بھی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ وہ آپ کے قومی بک ڈپو سے مل سکتی ہیں:
ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ سے خط لکھیں:

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان [illegible] ضلع گورداسپور پنجاب

بیکاروں کی امداد فرمائیں

(۱) ایک صاحب جو اُردو۔ ہندی۔ انگریزی جانتے اور آگرہ لیبر فرم میں بہت عرصہ ملازم رہ چکے ہیں۔ آجکل بیکار ہیں۔ ہمارے کسی تاجر یا فرم کے مالک کو منشی کی ضرورت ہو۔ تو دفتر ہذا سے خط و کتابت فرمائیں ؎

(۲) ایک نوجوان نان میٹرک اینٹرنس پاس بیکار ہیں۔ ان کی ملازمت کا کوئی صاحب انتظام فرمائیں ؎

(۳) دو لڑکے قادیان آئے ہوئے ہیں محنت مزدوری ہر قسم کی کر لیتے ہیں۔ ان کے لئے ۲۰-۲۵ روپیہ کی ملازمت کا انتظام فرمایا جائے ؎

(۴) چند پٹواریان مال ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ کوئی صاحب ان کی ملازمت کا انتظام فرما کر مشکور فرمائیں ؎

(۵) ایک پنشن یافتہ پٹواری فارغ ہیں۔ مربعوں وغیرہ کے انتظام کے لئے بہت موزون ہیں۔ کسی صاحب کو مربعوں کے انتظام کے لئے کارندہ کی ضرورت ہو۔ تو دفتر ہذا سے خط و کتابت فرمائیں۔

(نوٹ) کسی صاحب کو کسی قسم کے ملازم کی ضرورت ہو۔ یا ملازم کرا سکتے ہوں۔ تو دفتر امور عامہ سے خط و کتابت فرمائیں

زین العابدین قائمقام ناظر امور عامہ قادیان

حب اٹھرا

کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کا مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک ۶ یا ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک فوٹو لگانے پر فی تولہ عہ لیا جائیگا ؎

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

بے اولاد دوست

جو اولاد حاصل کرنے کی آرزو میں سینکڑوں روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کر کے بھی کامیاب نہیں ہوئے ہمیں مفصل حالات لکھیں۔ ان کی مراد خدا تعالے کے فضل سے پوری ہوگی جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ؎

شیخ مشتاق احمد جالندھری مہتمم یونانی دواخانہ قادیان

ان چند کتابوں کو فوراً منگا لو

مہرشی ۸/ار۔ محقق ۴۔ حمائل خورد ۱۰ار۔ حمائل بڑی بطرز یسرنا القرآن ۸/۔ بے جلد ۱۰۔ قرآن مجید بحروف جلی ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب ۳/۔ ازالہ اوہام ۳۔ سیرت مسیح موعود ۸/۔ علمائے زمانہ ہر سہ حصہ ۱۲۔ پنجابی دلچسپ کتابیں اعلےٰ شعراء کی بنی ہوئی۔ فہرست کتب مفت

... بک ایجنسی قادیان

قرآن شریف مترجم بطرز یسرنا القرآن

رعایتی قیمت پانچ روپے

سیرت النبی کے لیکچر کی طیاری کے لئے بہترین کتاب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصنفہ

"سیرت النبی"

قیمت مجلد دو روپے۔

ہندو مسلم فسادات

پر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا عظیم الشان لیکچر

رعایتی قیمت چھ آنے

عقائد احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات کا لطیف خلاصہ

رعایتی قیمت چار آنے

کتاب گھر قادیان

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں۔ (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہوگئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں۔ اور کمزور رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گودبھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ عہ۔ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف۔ چھ تولہ تک خاص رعایت۔

سُرمہ نورالعین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولہ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں سے لیسدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور مٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی۔ سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس کا خاصہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں

ہندوستان کی خبریں

مدراس ۲۰ مارچ۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایڈرسن سٹریٹ میں کئی ہزار مسلمانوں کا گروہ اکٹھا ہو گیا۔ ان میں سے کئی سو آدمی عبداللہ سیٹھ کی جانب دوڑے۔ جو اپنے گھر میں خیرات تقسیم کر رہے تھے۔ جب وہ دروازہ میں داخل ہونے لگے۔ تو آٹھ بوڑھی عورتیں اور ایک لڑکی دب کر مر گئیں۔ دو اور عورتیں زخمی ہو گئیں۔

کلکتہ ۲۰ مارچ۔ للواہ کے ورکشاپ کی ہڑتال کے بعد جو ابھی تک جاری ہے۔ آج ہوڑہ ایسٹ انڈین ریلوے کے شعبہ ذخائر اور شعبہ بلاک سگنل کے چار سو اور پانچسو مزدوروں نے کام بند کر دیا۔

بروڈا ۱۸ مارچ۔ مسٹر کوجی راؤ اور مس ہلر کی شادی کی رسم آج بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی۔ مس ہلر کو مرہٹہ طرز کے لباس میں ملبوس کیا گیا تھا۔ کرنیل ناتھ نے مس ہلر کے باپ کی بجائے رسوم ادا کیں۔

مسٹر ڈی۔ جی آپسن سابق اڈیٹر اوٹ لک لشادر سے ایک انگریزی اخبار ہفتہ وار فرنٹیر آبزرور نکالنے کی تیاری میں مشغول ہیں۔ سر عبدالقیوم خاں صاحب جلدی ہی فرنٹیر سینڈیکیٹ کی بنیاد رکھیں گے۔ جو اخبار کی پالیسی کی نگران ہو گی۔

دہلی ۱۲ مارچ۔ اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۱۰ مارچ میں جبکہ ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف کی تقریر پر فوجی اخراجات کے متعلق مباحثہ ہو رہا تھا۔ ہز ایکسلنسی اسمبلی سے غیر حاضر تھے۔ آنریبل مسٹر پٹیل صدر اجلاس نے ان کی غیر حاضری پر مناسب الفاظ میں اعتراض کیا تھا۔ سر بازل بلیکٹ اور چند اور سرکاری ارکان کو آنریبل صدر کے یہ الفاظ ناگوار ہوئے۔ اور وہ اٹھ کر اجلاس سے باہر چلے گئے تھے۔ لیکن پھر تھوڑی دیر بعد آ گئے۔ سرکاری ارکان پریسیڈنٹ کی اس سرزنش کو حکومت کی توہین تصور کرتے تھے۔ اور شاید ہز ایکسلنسی وائسرائے تک شکایتیں کی گئیں۔ اور اسی کے ساتھ آنریبل پریسیڈنٹ کے معاشرتی مقاطعہ کی کوشش کی گئی۔ مگر آج کمانڈر انچیف ایوان اسمبلی میں شرکت کے لئے تشریف لے آئے۔ اور باہمی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا۔

شیلانگ ۲۲ مارچ۔ شکارپور کے نیور گاؤں میں ہولناک آتشزدگی سے ۱۳۰ اشخاص جلکر خاک سیاہ ہو گئے اور تقریباً آٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

وزیر آباد ۲۳ مارچ۔ مولوی ظفر علی خاں مالک "زمیندار" کو جو عید منانے کے لئے اپنے وطن کرم[illegible] تھے۔ آج ایک ضمانتی وارنٹ زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند (فتنہ انگیزی) گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے عدالت میں حاضری کے لئے پانسو روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ مگر مولوی صاحب نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ اور انہیں زیر حراست لاہور پہونچا دیا گیا جہاں وہ جیل میں ہیں۔

ناگپور ۲۳ مارچ۔ سشن جج نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ جس میں تین مسلمان اس الزام میں ماخوذ تھے۔ کہ انہوں نے گذشتہ ہندو مسلم فسادات کے دوران میں ایک ہندو کو چھرے سے قتل کر دیا۔ فاضل جج نے ایک ملزم کو سزائے موت اور باقی دو کو عبور دریائے شور کی سزا کا حکم دیا۔

بمبئی ۲۳ مارچ۔ بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے میں برقی ریل گاڑیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ یکم جولائی سے شروع ہو جائیگا۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ مسٹر پٹیل کے اعزاز میں ڈاکٹر انصاری اور رائے بہادر سلطان سنگھ وغیرہ نے دہلی اور قوم پرست جماعت کی طرف سے ایک دعوت دی۔ اس دعوت میں اسمبلی کے تقریباً تمام یوروپین ارکان بھی شامل تھے۔

کلکتہ ۲۱ مارچ۔ نواب مشرف حسین وزیر کے خلاف عدم اعتماد کی جو تحریک اجلاس کونسل میں پیش ہوئی تھی۔ $\frac{۴۰}{۹۹}$ آرا کی کثرت سے گر گئی۔ اسی طرح سر پی داس چندر کے خلاف بھی تحریک بے اعتمادی $\frac{۶۵}{۶۲}$ پر ناکام رہی۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ بروز جمعہ بعد از دوپہر سر جان سائمن صدر شاہی کمیشن مسٹر وی جے پٹیل صدر مجلس وضع قوانین ہند کے جائے قیام پر ملنے کے لئے گئے۔

بمبئی ۲۴ مارچ۔ آج ایسپلیڈ و میدان میں ہزاروں مسلمان نماز عید کے لئے جمع ہوئے۔ آلہ جہیر الصوت کا استعمال کیا گیا۔ بمبئی کے مسلمانوں کے استفتا پر ایک مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کہ اس آلہ کا استعمال شرعاً جائز ہے۔ کیونکہ یہ کوئی موسیقی نہیں ہے۔

لاہور ۲۵ مارچ۔ آج شام کے وقت بھاٹی دروازہ کے اندر گلی میں چند لڑکے بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک مکان کی دیوار جو بہت شکستہ حالت میں تھی۔ خود بخود نیچے گر گئی۔ اور چار لڑکے نیچے دب گئے۔ لوگوں نے ہمت کر کے ملبہ ہٹایا۔ تو دو لڑکے مردہ اور تین مجروح باہر نکالے گئے۔

لاہور ۲۴ مارچ۔ آج بورسٹل جیل میں ایک گورکھا قیدی نے خودکشی کر لی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اُسے ایک سال کی قید کی سزا دی گئی تھی۔ اور جیل کے کسی قاعدہ کی خلاف ورزی کے الزام میں اسے بید لگائے گئے تھے۔

غیر ممالک کی خبریں

لنڈن ۲۳ مارچ۔ عید الفطر کی نماز لنڈن کی مسجد میں ادا کی گئی۔ امام مسجد نے خطبہ پڑھا۔ (رائیٹر)

ماسکو ۱۹ مارچ۔ آج اس جگہ ساٹھ آدمی ایک حیرت انگیز سازش کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ یہ سازش سوویٹ گورنمنٹ کی کانوں کی صنعت کے متعلق بتائی جاتی ہے۔ غیر معتدبہ خبر ہے کہ گرفتار شدگان میں ایک امریکن اور ایک انگریز بھی شامل ہے۔

وارسا ۲۷ مارچ۔ پولینڈ کی موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے اور روس کے لئے پولینڈ پر قبضہ کرنے کے الزام میں جن پچاس کمیونسٹوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے۔ کمیونسٹوں نے اس گواہ کو قتل کر دیا۔ جس نے ان کے خلاف شہادت دی تھی۔ پولینڈ میں کمیونسٹوں کی سازشوں نے ایک نیا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کی خفیہ پولس لنڈن کے مختلف علاقوں میں ایک سازش کے انکشاف میں مصروف ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پولیس کو ریوالوروں اور مادہ آتشگیر کے بہت سے بنڈل دستیاب ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کئی سال سے اسلحہ جات ناجائز طریق پر فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اور براعظم سے جو اسلحہ جات فراہم کئے گئے انہیں آئرلینڈ بھیجنا مقصود تھا۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کرنیل ایمری نے کہا۔ حکومت برطانیہ نے سلطان ابن سعود کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ وہ خلیج فارس کے برطانی ریذیڈنٹ (نگران کار) سے ملیں۔ اور مختلف فیہ مسائل کے متعلق گفتگو کریں۔ مگر انہوں نے اس تجویز پر غور نہ کیا۔ اب سر بریٹ کلٹین کو سلطان کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ باہمی مشاورت سے معاملات طے کر لئے جائیں۔ سلطان ممدوح کے ساتھ اس معاملہ کے متعلق بھی گفتگو کی جائیگی۔ کہ مکہ معظمہ یا دربار سلطانی میں برطانی نمائندہ کا تقرر منظور کر لیا جائے۔ خواہ یہ نمائندہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔

میکسیکو ۲۲ مارچ۔ چہارشنبہ کو شام کے ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر میکسیکو شہر میں سخت زلزلہ رونما ہوا اور اس کا اثر امریکہ کی بارہ ریاستوں تک پھیل گیا لیکن باوجود اس کے اس کی وجہ سے صرف ۲ آدمی ہلاک اور تقریباً ۲۰ آدمی مجروح ہوئے۔ شہر کی اندرونی سطح زمین کسی قدر نرم ہے۔ اس وجہ سے وہ تباہی سے بچ گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی [illegible] اسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝

جو ان میں سے بھلا مانس تھا اس نے کہا۔ کیا میں نے نہیں کہا تھا۔ کہ غریبوں پر رحم کرو ؎

ایسے لوگ ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ اس لڑائی کے وقت امریکہ والوں نے اوسط کا حصہ لیا۔ انھوں نے زور دیا۔ کہ ہر ایک کو اس کا حق دینا چاہیئے ؎

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ

انھوں نے کہا پاک ہے ہمارا رب۔ ہم ہی ظالم ہیں۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ

پھر ایک دوسرے پر اعتراض کرنے لگے۔

یہ حرص کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ ناکامی کے وقت ایک دوسرے پر اعتراض کرنے لگتے ہیں۔ فرانس نے جرمن پر اعتراض کئے۔ جرمنی نے انگلستان پر الزام لگا دیا ؎

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝

آخر ایک دن کہیں گے۔ ہم نے خدا کی نافرمانی کی۔ اس کا نتیجہ پالیا ؎

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝

اب ہمارا رب اس سے بہتر باغ ہمیں دے گا۔ اب ہم خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ یعنی ان کو دین مل جائیگا

یہ ایک مثال ہے۔ کوئی واقعہ نہیں ہے ؎

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۝

اسی طرح عذاب ہوتا ہے، وہ قومیں جن کو بڑا بننے کا خدا موقعہ دے۔ ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ دوسروں کو بڑھائیں۔ نہ کہ کچل ڈالیں ؎

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے۔ اگر وہ جانیں ؎

سورۃ القلم رکوع دوم

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

متقیوں کو یقیناً تیرے رب کے پاس نعمتوں کے باغات ملیں گے ؎

ہر قسم کی نعمتیں اور ایسی جو بڑھنے والی ہیں۔ باغ کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ ایک بیج ایسی شکل میں محفوظ ہو جاتا ہے کہ ہمیشہ نیا پھل دیا کرتا ہے۔ جنت النعیم بھی یہی ہیں۔ کہ نعمتوں کے باغات ملیں گے۔ یعنی ایسی نعمتیں ہوں گی۔ جو ختم نہ ہونے والی ہوں گی۔ بلکہ ان سے آگے اور نعمتیں پیدا ہوتی جائینگی ؎

دنیا میں جو نعمتیں ملتی ہیں۔ ان سے اگر ہم کام نہ لیں۔ تو بڑھتی نہیں۔ مگر وہاں ایسا نہیں ہو گا۔ وہاں ہماری کوشش اور اعمال کا دخل نہ ہو گا۔ آپ ہی آپ پھل آئے گا ؎

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ

کیا ہم فرمانبرداروں اور مجرموں کو ایک سا کر سکتے ہیں ؎

کونسا انسان ہے۔ جو خدا کی نعمت کے نیچے نہیں ہے۔ ابوجہل کو بھی ملتی تھیں۔ سورج ہوا۔ پانی۔ عقل۔ صحت اور لاکھوں چیزوں سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ پھر کون کہتا ہے۔ کہ دوزخی نعمتیں حاصل نہ کریں گے۔ دوزخ میں ان کا زندہ رہنا اور دکھ اٹھانا اسی لئے ہو گا کہ ایک دن جنت میں چلے جائیں۔ اس لئے یہ بھی ان کے لئے نعمت ہے۔ جب وہ زندہ رکھی جائیں گے۔ تو ضروری ہے۔ کہ زندگی کے لوازمات بھی ملیں۔ یہ نعمت ہو گی۔ مگر جنت النعیم نہیں ہو گی۔ کیونکہ یہ باتیں اپنی ذات میں نعمت ہیں۔ مگر آگے پھل لانے والی نہیں ہیں ؎

تو فرمایا:۔ مؤمنوں کو ہم اس لئے جنت النعیم دیں گے۔ کہ خالی نعمت سے تو خطرناک سے خطرناک مجرم بھی محروم نہیں رہیں گے۔ اگر خالی نعمت ہی مؤمنوں کو بھی دی جلئے۔ تو پھر کافر اور مؤمن میں کیا فرق رہا۔ اگر تھوڑی بہت کا لحاظ ہو۔ یعنی مؤمنوں کو بہت دی جائیں اور کافروں کو کم۔ تو یہ تو مؤمنوں کو بھی جنت میں کم و بیش ملیں گی۔ پس مؤمن اور کافر کی نعمت میں یہی فرق ہے۔ کہ مؤمن کی نعمتیں خود بخود بڑھنے والی ہوں گی۔ مگر کافر کی نہیں ؎

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ

تم کس طرح یہ فیصلہ کرتے ہو۔ کہ تمہاری اور مؤمنوں کی ایک ہی حالت ہو گی

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝

کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں یہ پڑھتے ہو۔ کہ مومن اور کافر برابر ہوں گے ؎

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ

اس کتاب میں وہ باتیں بیان کی گئی ہیں جو تم پسند کرتے ہو ؎

یہ پسند کرنا کیا ہے۔ یہ کہ ادہر نبیوں کی اطاعت نہ کریں۔ اور ادہر جنت کی نعمتیں مل جائیں

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

فرمایا:۔ دائمی نعمت دو طرح حاصل ہو سکتی ہے (۱) اس طرح کہ قضا و قدر کا فیصلہ ہو۔ کیا یہ تمہارے پاس کوئی ہے (۲) اگر یہ نہیں۔ تو کیا تم نے اعمال ایسے دکھلائے ہیں۔ کہ خدا نے کہدیا ہے۔ تمہارے لئے کوئی تباہی نہیں۔ کیا ایسے عہد تمہارے پاس ہیں۔ اور عہود بھی ایسے جن میں کبھی تغیر نہ ہو گا۔ اور وہ اسی طرح ہمیشہ قائم رہیں گے ؎

اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝

تمہارے لئے عہدوں کے ذریعہ جو فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہی تمہیں ملتا رہے گا۔ جنت نعیم نہیں ملے گی۔

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ [illegible] زَعِيْمٌ

کوئی کہدے ہاں ہم سے ایسا ہی

وعدہ ہے۔ اس لئے فرمایا۔ خالی کہدینا کافی نہ ہوگا۔ بلکہ یہ دکھانا ہوگا۔ کہ خدا کی طرف سے اقرار بھی ہو۔ اس جنت کا کوئی زعیم ہونا چاہیئے۔ کوئی ضامن ہونا چاہیئے۔ اور سوائے خدا کے کون ضامن ہو سکتا ہے۔ جس کی چیز ہو۔ وہی ضامن بن سکتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ خدا کا فعل تمہارے دعوے کی تائید میں ہونا چاہیئے۔ اور اگر ایسا نہیں۔ تو تمہارا دعویٰ بھی درست نہیں ✥

اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ ۚ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ

کیا ان کے لئے اور شریک ہیں۔ اگر یہ سچے ہیں۔ تو ان کو پیش کریں۔ معبودان باطل کی طرف سے کبھی الہام کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا۔ بیہودہ بحث کیا کر سکتے ہیں ✥

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝

اس کا یہ مطلب نہیں پنڈلی ننگی کی جائے گی۔ یہ عربی زبان کا محاورہ ہے۔ کشف عن الساق سخت مصیبت کے وقت بولا جاتا ہے ✥

اس محاورہ کی ابتداء اس طرح ہوئی۔ کہ عرب لڑائی میں عورتیں ساتھ رکھتے تھے جب شکست ہوتی۔ تو عورتیں لہنگے اٹھا کر جان بچانے کے لئے دوڑتیں۔ کیونکہ اونچا اٹھائے بغیر دوڑ نہ سکتی تھیں۔ تو سخت مصیبت کے وقت یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔ فرمایا یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون۔ جب اس مصیبت کے وقت سجدہ کی طرف بلائے جائیں گے۔ تو اس وقت انہیں توفیق اطاعت نہ ملے گی ✥

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ

ان کی نظریں ذلت کی حالت میں نیچی ہوں گی۔ ان کے چہرہ پر ذلت ہوگی ✥

وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝

کیوں ان کو اس دن توفیق نہ ملے گی۔ اس لئے کہ جب اطاعت کا فائدہ تھا۔ اور انہیں اطاعت کے لئے بلایا جاتا تھا۔ اور تندرست تھے۔ اس وقت انھوں نے انکار کر دیا۔ چونکہ اس وقت وہ مسلمانوں کے ساتھ نہ ملے۔ جب مدد کی ضرورت تھی۔ اس لئے آج انہیں کام کی توفیق نہ ملے گی۔ بعد میں آنے والوں کو ایمان تو مل جاتا ہے۔ مگر اسلمت لرب العلمین والا مقام نہیں مل سکتا۔ اگر کوئی کوشش کرے۔ تو بعد میں بھی خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ رستہ نہیں روکتا۔ مگر عام قانون یہی ہے ✥

فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَ[مُونَ]

جو اس بات کا انکار کرتا ہے ایسے لوگوں کو چھوڑ دے کہ ان کو سزا دیں۔ ان کو درجہ بدرجہ کھینچ کر لے جائیں گے جہاں وہ نہ جانتے ہونگے یعنی کامیابی سے دور ہوتے جائیں گے ✥

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝

اور میں ان کو ڈھیل دوں گا۔ کیونکہ میری تدبیر بہت مضبوط ہوتی ہے ✥

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۝

کیا تو اپنی ذات کے لئے ان سے مانگتا ہے۔ کہ ان پر چپٹی کا بوجھ پڑا ہوا ہے ✥

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ چندہ لیتے۔ دین کی خدمت کے لئے لیتے۔ نہ کہ اپنی ذات کے لئے۔ اس لئے دینے والوں کا آپ پر کوئی احسان نہ تھا یہاں اجر سے مراد اپنی ذات کے لئے مانگنا ہے ✥

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝

کیا ان کو غیب کی طاقت دیدی گئی ہے۔ کہ وہ لکھ رہے ہیں۔ کیا ہوگا۔ کیا نہ ہوگا ✥

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝

تو اپنے رب کے حکم پر مضبوطی سے قائم ہو جا۔ اور اس مچھلی والے کی طرح مت ہو۔ جس نے خدا کو اس وقت پکارا۔ جبکہ وہ غصہ اور غم سے بھرا ہوا تھا ✥

یہ حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر ہے۔ جب ان کی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ قوم تائب ہو گئی۔ عذاب نہ آیا۔ جس کے متعلق انھوں نے پیشگوئی کی تھی۔ تو انہیں بہت غم ہوا۔ کہ اب تو یہ لوگ بالکل برباد ہو جائیں گے۔ کیونکہ اب تو قطعاً ایمان نہ لائینگے یہ خیال کر کے وہاں سے چلے گئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم نے ایسا نہ کرنا ✥

لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝

اگر خدا کی رحمت اس کو پکڑ نہ لیتی۔ تو وہ ایسی جگہ چلا جاتا جہاں درخت نہ تھے۔ یعنی جہاں اس کی قوم نہ تھی۔ اور پیچھے اس کی قوم اس کی مذمت کرتی رہتی ✥ خدا تعالےٰ کی نعمت یہ تھی۔ انہیں الہام ہوا۔ کہ جاؤ۔ تمہاری قوم ایمان لے آئیگی۔

فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝

پس خدا نے اسے چن لیا۔ یعنی قوم کی اصلاح کی قابلیت پیدا کر دی۔ من الصالحین کے یہ معنے ہیں۔ کہ دوسروں کی صلاحیت کی قابلیت حاصل ہونا۔ ورنہ جو نبی بن گیا۔ اسنے اور کیا صالح ہونا تھا ✥

وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

اور کافر تیار ہیں۔ کہ تجھے اپنی نظروں میں گرا دیں یہ عربی کا محاورہ ہے اور غصہ کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لما سمعوا الذکر۔ مطلب یہ کہ جب یہ قرآن سنتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے بھی غصہ ٹپکتا ہے ✥

وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝

اور کہہ اٹھتے ہیں۔ یہ پاگل ہو گیا ہے ✥

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ پاگل تو آپ ہی ذلیل ہوتا ہے۔ مگر یہ ایسی تعلیم ہے۔ کہ اس کے ذریعہ دنیا کو عزت ملنے والی ہے ✣

ذکر کے معنے شرف اور عزت کے ہیں۔ پس اسکے لانے والا مجنون کس طرح ہو سکتا ہے ✣

سُورۃ الحاقہ۔ رکوع اوّل

چونکہ پیچھے کفار کا یہ بیان نقل کیا تھا۔ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ۔ یہ پاگل ہے۔ اس لئے اس سورۃ میں اس کا جواب دیا۔ کہ پاگل نہیں ✣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنیوالا بار بار رحم کرنے والا ہے ✣

اَلْحَاقَّةُ ۝ مَا الْحَاقَّةُ ۝ وہ امر جو کہ ہو کر رہنے والا ہے۔ تجھے معلوم ہے وہ کیا ہے۔ جس نے ہو کر رہنا ہے ✣

حاقہ۔ وہ امر ہوتا ہے۔ جو اٹل ہو۔ ضرور ہو کر رہنے والا ہو ✣

وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝ اور کونسا ذریعہ ہے جس کے ذریعہ تم اس کا پتہ لگا سکتے ہو

یہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب نہیں۔ بلکہ متردد اور منکر لوگ مخاطب ہیں۔ ان کو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تمہارے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ کہ معلوم کر سکو۔ وہ امر کیا ہوگا۔ ورنہ رسول کریم تو معلوم کر سکتے تھے خدا تعالیٰ سے الہام کے ذریعہ ✣

فرمایا:۔ ہم تمہیں کس طرح سمجھائیں۔ وہ بات کس طرح ہوگی۔ جو ہو کر رہنے والی ہے جو بات ذہن انسانی میں نہ آ سکے۔ وہ کس طرح سمجھائی جا سکتی ہے۔ مثلاً اب یہ بات ہو کر رہنے والی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت دنیا میں غالب ہوگی۔ مگر دنیا کو کس طرح سمجھائیں۔ اول تو جس سے یہ بات کہی جائے۔ وہ ایسے غور سے سنتا ہی نہیں۔ اور اگر سنے۔ تو سنانے والے کو پاگل خیال کرے گا۔ کہ اس نے یونہی بات مان لی ہے۔ کہ احمدی جماعت غالب آجائے گی۔ ورنہ ہونا کچھ نہیں۔ تو جو بات موجودہ حالات کے ماتحت عقل میں نہ آ سکے۔ وہ سمجھائی کس طرح جائے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم تو جانتے ہیں۔ کہ وہ امر ضرور ہو کر رہے گا۔ مگر تمہارا دماغ ایسا نہیں۔ کہ سمجھ سکے۔ اس لئے مثال دیتے ہیں ✣

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۝ پہلے بھی اسی قسم کی بات ہونے والی تھی۔ جسے لوگ ان ہونی سمجھتے تھے۔ مگر وہ ہو کر رہی۔ ثمود اور عاد نے بھی قارعہ کا انکار کیا تھا۔ وہ بھی ایک حاقہ تھی۔ قارعہ کے معنی ہیں۔ ایسی مصیبت جو تباہ کر دے۔

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ پھر کیا ہوا۔ ثمود کا یہ حال ہوا۔ کہ وہ ایک عذاب سے جو طاغیہ تھا۔ ہلاک ہو گئے۔ چونکہ انھوں نے طغیان برتا۔ اس لئے عذاب بھی ان پر طاغیہ آیا یعنی فنا کر دینے والا۔ اس نے ان کو مٹا دیا۔ ان کا نام و نشان مٹ گیا ✣

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ اور عاد کا یہ حال ہوا۔ کہ ایسی ہوا کے ساتھ جو نہایت سخت تھی۔ سردی یا گرمی کے لحاظ سے۔ اور ایسی تھی۔ کہ وہ بھی حد سے نکلی ہوئی تھی۔ ان کو ہلاک کیا گیا ✣

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى۔ وہ ہوا سات رات اور آٹھ دن تک برابر چلتی رہی۔ اور تباہی لاتی رہی۔ پس تو اس قوم کو دیکھتا ہے کہ وہ بالکل مٹ گئی ✣

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ گویا کہ وہ کھجور کے تنے ہیں۔ جو اندر سے کھوکھلے ہیں۔ اندر سے کھوکھلا درخت جلد گر جاتا ہے۔ ان کو گھمنڈ تو بڑا تھا۔ کہ ہماری بڑی طاقت ہے ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ مگر جب عذاب آیا۔ تو اس طرح گر گئے۔ جس طرح کھوکھلے درخت

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۝ کیا تو ان سے کوئی باقی دیکھتا ہے

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ اور اسی طرح فرعون اور اس سے پہلے بستیاں تھیں۔ انھوں نے بڑی خطا کی تھی۔ جس کی وجہ سے انہیں الٹا دیا گیا ✣

رسول جب آتا ہے۔ تو قوموں کو بڑھانے اور ترقی دینے کے لئے آتا ہے۔ مگر قوم نادانی سے انکار کر دیتی ہے۔ اس لئے اس کے مقابلہ میں سزا بھی ایسی ہی آتی ہے۔ کہ وہ قوم دن بدن ذلت اور ادبار میں گرتی جاتی ہے۔ یہی سزا ان لوگوں کو دی۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ پس انھوں نے نبی کا انکار کیا۔ حالانکہ وہ ترقی دینے آیا تھا۔ اس لئے سزا ایسی دی۔ جو روزانہ بڑھنے والی تھی ✣

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً کیا تمہیں خبر ہے۔ کہ جب نوح کے وقت طوفان کی خبر دی گئی جب پانی حد سے بڑھ گیا ہم نے نوح کو ایک کشتی میں اٹھا کر بچا لیا۔ تاکہ واقعات کو نشان قائم کر دیں ✣

حضرت نوح علیہ السلام کا ایسا واقعہ ہے۔ کہ تمام قوموں میں اسکی روایات موجود ہیں۔ خدا نے تذکرہ فرمایا ہے۔ اس لئے اس واقعہ کی یاد کو کوئی نہ مٹا سکتا تھا۔ اس وقت بھی اس کی تصدیق ہو رہی ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم میں اس قسم کے طوفان کے آنے کا تذکرہ اب بھی پایا جاتا ہے ✣

وَّتَعِيَهَآ [illegible] ۝ اور سننے والے کان اسے یاد رکھیں یعنی یہ روایت قائم رکھیں

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۙ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ۙ

جس وقت صور پھونکا جائے گا تیزی سے - تو زمین و آسمان اپنی جگہ سے ہٹائے جائینگے پھر ان کو برابر کر دیا جائیگا۔ نفخ فی الصور سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مراد انبیاء کی بعثت لی ہے۔ قیامت کے دن بھی اس سے بعثت ہی مراد ہے۔ نہ کہ خدا تعالےٰ کوئی نرسنگا بجائے گا۔ پس اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جب ایک آواز دینے والا آواز دے گا۔ تو تغیر پیدا ہو جائیگا زمین آسمان اپنی جگہ سے ہل جائینگے یعنی جس وقت نبی کی طرف سے صور پھونکا جاتا ہے۔ زمین آسمان میں شور پڑ جاتا ہے۔ جب کوئی نبی آکر خدا کی آواز پہنچاتا ہے۔ تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ پہلے نبی آکر لوگوں کو جگاتا ہے۔ جب وہ اس کا انکار کرتے اور اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر عذاب آتا ہے۔ جس میں بڑے چھوٹے مبتلا کئے جاتے ہیں۔ اور سب کو برابر کر دیا جاتا ہے ؏

پس یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ بڑے چھوٹے برابر ہو جائیں گے۔ عذاب کے وقت کوئی تمیز نہ رہے گی ؏

بقیہ رکوع اوّل

فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ۙ

پس اس دن وہ بات جو ہونے والی ہے (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں) ہو جائیگی

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَھِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاھِیَۃٌ ۙ

اور آسمان پھٹ جائے گا۔ پس اس دن بالکل ناکارہ ہو جائیگا۔ آسمان کا پھٹ جانا یہ عربی میں بھی اسی طرح کا محاورہ ہے

جس طرح اردو میں ہے۔ اردو میں کہتے ہیں۔ آسمان ٹوٹ پڑا۔ اور اس کے معنی یہ ہوا کرتے ہیں۔ کہ مصیبت آگئی۔ لیکن علاوہ اس محاورہ کے ایک مذہبی محاورہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسا نبی جس نے اُمت قائم کرنی ہو۔ اور جس کا کام صرف یہ نہ ہو۔ کہ لوگوں کے ایمانوں کو سہارا دے۔ بلکہ یہ ہو کہ ضائع شدہ ایمان کو پھر قائم کرے۔ اور یہ کام دو نبیوں کا ضرور ہوتا ہے الّا ماشاء اللہ۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کسی اور کا نہیں ہوتا۔ ممکن ہے اور کا بھی ہو۔ مگر دو کا ضرور ہوتا ہے۔ ایک وہ جو سلسلہ کا بانی ہو۔ اور ایک وہ جو اس سلسلہ کی آخری کڑی ہو۔ یوں تو سب نبی ایمان کے خطرہ کے وقت آتے ہیں۔ مگر بعض تکمیل ایمان کے لئے آتے ہیں۔ اور بعض ضائع شدہ ایمان کو دوبارہ لانے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔ لوکان الایمان معلقًا بالثریا لناله رجال۔ کہ آسمان پر جب ایمان چلا جائے گا۔ تو وہاں سے اسے مسیح موعود لائے گا۔ ایسے انبیاء کے لئے کہا جاتا ہے کہ انھوں نے آکر نیا آسمان بنایا۔ کیونکہ ان انبیاء کا زمانہ قیامت کا زمانہ ہوتا ہے [illegible] سے ایمان قائم کرتے ہیں۔ تو وانشقت السما فهی یومئ[illegible] سے مراد یہ ہے کہ

اس وقت کا روحانی نظام درہم برہم ہوچکا ہوگا۔ قرآن موجود ہوگا۔ نماز پڑھنے والے ہوں گے۔ روزہ رکھنے والے ہوں گے۔ مگر خدا سے ان کا تعلق نہ ہوگا۔ کیونکہ حقیقی طور پر ان کے دلوں میں ایمان نہ ہوگا۔ اس وقت آسمان پھٹ جائے گا۔ اور کسی کام کا نہ رہے گا ؏

وَّالْمَلَکُ عَلٰٓی اَرْجَآئِھَا ؕ

فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے ؏

مفسرین کہتے ہیں۔ جب آسمان ٹوٹ جائیگا تو فرشتے کہاں کھڑے ہونگے وہ کناروں پر آجائینگے حالانکہ اگر آسمان مادی بھی ہو۔ تو بھی فرشتوں نے اس پر کیا کھڑا ہونا ہے جو روحانی ہیں۔ اور اگر آسمان مادی نہیں۔ تو پھر اس کا سہارا کیا ہو سکتا ہے ؏

مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح جب چھت گرتی ہے تو مزدور اس کے بنانے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح فرشتے اس لئے آسمان کے کناروں پر کھڑے نہ ہوں گے کہ درمیان میں کھڑے ہونے کی جگہ نہ رہے گی۔ بلکہ اس لئے کہ دوبارہ اس نظام کو قائم کریں ؏

وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّکَ فَوْقَھُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَۃٌ ؕ

اور اس دن خدا کا عرش آٹھ فرشتوں نے اُٹھایا ہوا ہوگا ؏ پہلے اگر چار فرشتوں نے اُٹھایا ہوگا۔ تو اس دن آٹھ اُٹھائیں گے۔

اس سے مراد یہ ہے۔ کہ خدا کی صفات زیادہ ہو کر ظاہر ہوں گی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے۔ کہ اس زمانہ میں عورتیں بھی نبوت کریں گی۔ تو انبیاء کے زمانہ میں خدا کی صفات دوہری جلوہ گر ہوتی ہیں ؏

یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ ؕ

اس دن خدا کے سامنے کئے جاؤ گے اور تم سے صادر ہونے والی کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی۔ تمہارے تمام راز ظاہر ہو جائیں گے ؏

انبیاء کے وقت عجیب طور سے راز ظاہر ہو جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سُناتے۔ ایک پیر صاحب تھے۔ جو ایک نواب کے دربار میں بیٹھے تھے۔ عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی پر تمسخر ہونے لگا۔ جب نواب بھی تمسخر میں شامل ہوگیا۔ تو پیر صاحب غصے سے کہنے لگے۔ کون کہتا ہے پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ کہا جاتا ہے آتھم مرا نہیں۔ مگر مجھے تو مُردہ نظر آتا ہے۔ اور تم لوگ بھی مُردہ ہو ؏

اس طرح ان کا راز ظاہر ہوگیا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصدق ہیں۔ غرض نبی کے وقت جب خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوتی ہے۔ تو جو جو کسی کے اندر ہوتا ہے۔ اور جو مخفی بیج چھپے ہوتے ہیں وہ اُگنے لگ جاتے ہیں۔ جن کے اندر ایمان کا بیج ہوتا ہے۔ ان کے اندر ایمان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جن کے اندر کفر کا بیج ہوتا ہے۔ کفر پیدا ہو جاتا ہے ؏

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ ۙ فَیَقُوْلُ ھَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَہْ ۚ

جن کے داہنے ہاتھ میں ان کے اعمال نامے دئے جائیں گے۔ وہ کہیں گے۔ آؤ آؤ ہمارا اعمال نامہ دیکھو یعنی اپنے اعمال نامہ پر فخر کرینگے ؏